لکھنؤ سے شائع ہونے والا اردو روزنامہ

لوہیا نامہ

URDU DAILY **LOHIA NAMA** LUCKNOW

R.N.I. No.: UPURD 2013 48815 Vol. No. 13, Issue No. 48 Sunday 01 June, 2025 Price: 1 - Pages:4 | Morning Edition | جلد نمبر (۱۳) شمارہ نمبر (۴۸) یکم جون ۲۰۲۵ء بروز اتوار قیمت: ایک روپیہ (صفحات: ۴)

'اب گھر میں گھس کر ماریں گے'، پی ایم کا دہشت گردوں کو دوٹوک پیغام

مودی نے آپریشن سندور کو ناری شکتی کا انتقام اور ہندوستان کی طاقت قرار دیا

بھوپال (یو این آئی) آپریشن سندور کو دہشت گردوں کے خلاف اب تک کی سب سے بڑی اور کامیاب مہم بتاتے ہوئے وزیراعظم نریندر مودی نے آج ایک بار پھر کسی کا نام لیے بغیر پاکستان کو سخت الفاظ میں چیلنج کرتے ہوئے کہا کہ اگر آپ گولی چلاتے ہیں تو سمجھ لیں کہ گولیوں کا جواب گولیوں سے دیا جائے گا۔

مسٹر مودی یہاں دیوی اہلیا بائی ہولکر کے 300 ویں یوم پیدائش کے موقع پر خواتین کو بااختیار بنانے کی کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔ تقریب میں گورنر منگو بھائی پٹیل، وزیر اعلیٰ ڈاکٹر موہن یادو اور بھارتیہ جنتا پارٹی کے ریاستی صدر و رکن پارلیمنٹ وشنودت شرما خصوصی طور پر موجود تھے۔ اس دوران مسٹر مودی نے خواتین کو بااختیار بنانے کو کئی بار قومی سلامتی سے جوڑا۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان ثقافت اور اقدار کا ملک ہے۔ سندور خواتین کی طاقت کی علامت ہے۔ رام بھگت ہنومان نے بھی سندور کو ہی دھارن کیا۔ ہم شکتی پوجا میں سندور پیش کرتے ہیں۔ یہ اب ہندوستان کی بہادری کی علامت بن گیا ہے۔ اس سلسلے میں انہوں نے کہا کہ پہلگام میں دہشت گردوں نے نہ صرف ہندوستانیوں کا خون بہایا بلکہ ہماری ثقافت پر بھی حملہ کیا۔ انہوں نے ہمارے معاشرے کو تقسیم کرنے کی کوشش کی، سب سے اہم بات یہ ہے کہ دہشت گردوں نے ناری شکتی کو چیلنج کیا، لیکن یہ چیلنج دہشت گردوں اور ان کے آقاؤں کے لیے جان لیوا ثابت ہوا ہے۔ آپریشن سندور دہشت گردوں کے خلاف ہندوستان کی تاریخ کا سب سے بڑا اور کامیاب آپریشن ہے، ہماری فوج نے دہشت گردوں کے ان ٹھکانوں کو تباہ کیا جہاں پاکستانی فوج نے سوچا بھی نہ تھا۔ سینکڑوں کلومیٹر اندر داخل ہو کر انہیں تباہ کر دیا۔ آپریشن سندور نے ڈنکے کی چوٹ پر کہا ہے کہ دہشت گردوں کے ذریعے پراکسی وار نہیں چلے گی۔ ہم ان کے گھروں میں گھس کر انہیں ماریں گے اور دہشت گردوں کے مددگاروں کو بھی بڑی قیمت چکانی پڑے گی۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان کا ہر شہری اور 140 کروڑ ہم وطنوں کی بلند آواز کہہ رہی ہے کہ اگر آپ گولی چلائیں گے تو مان کر چلئے گولی کا جواب گولی سے دیا جائے گا۔ مسٹر مودی نے کہا کہ آپریشن سندور بھی ہماری ناری شکتی کی طاقت کی علامت بن گیا ہے۔ اس پورے آپریشن میں بارڈر سیکورٹی فورس (بی ایس ایف) نے بڑا رول ادا کیا ہے۔ جموں سے لے کر راجستھان اور گجرات کی سرحد پر بیٹیوں کی ایک بڑی تعداد نے محاذ سنبھالا اور سرحد پار سے ہونے والی فائرنگ کا منہ توڑ جواب دیا۔ کمانڈ اینڈ کنٹرول سے لے کر دشمن کی پوسٹوں کو اڑانے تک انہوں نے بے مثال بہادری کا مظاہرہ کیا۔ مسٹر مودی نے کہا کہ ہندوستان کی بیٹیوں کی طاقت قومی دفاع میں نظر آتی ہے۔ اس کے لیے بھی حکومت نے پچھلی دہائی میں متعدد قدم اٹھائے۔ اسکول سے میدان جنگ تک، ملک کو بیٹیوں کی بہادری پر پورا اعتماد ہے۔ پہلی بار فوج نے اب بیٹیوں کے لیے سینک اسکولوں کے دروازے کھول دیے ہیں۔ 2014 سے پہلے، این سی سی میں صرف 25 فیصد کیڈٹس لڑکیاں تھیں، جو آج 50 فیصد ہیں۔

انہوں نے کہا کہ کل ملک میں ایک اور تاریخ رقم ہوئی۔ نیشنل ڈیفنس اکیڈمی (این ڈی اے) میں خواتین کیڈٹس کا پہلا بیچ پاس آؤٹ ہوگیا ہے۔ اب بیٹیوں کو آرمی، نیوی اور ایئرفورس میں اگلے مورچوں پر تعینات کیا جارہا ہے۔ لڑاکا طیاروں سے لے کر آئی این ایس وکرانت تک خواتین بہادری کا مظاہرہ کررہی ہیں۔ وزیر اعظم نے کہا کہ اس کی تازہ ترین مثال نویکا ساگر پروجیکٹ کی شکل میں ہمارے سامنے ہے۔ اس کے تحت بحریہ کی دو بیٹیوں نے تقریباً 250 دن کا سمندری سفر مکمل کیا اور زمین کا چکر لگایا۔ انہوں نے ہزاروں کلومیٹر کا سفر ایک کشتی میں کیا جو موٹر سے نہیں بلکہ ہوا سے چلتی ہے۔ ان دونوں بیٹیوں نے ہر مشکل کو شکست دی ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ چیلنج کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو، ہندوستان کی بیٹیاں اس پر قابو پاسکتی ہیں۔ نکسلائٹس کے خلاف مہم ہو یا سرحد پار دہشت گردی، ہماری بیٹیاں ہندوستان کی سلامتی کی ڈھال بن رہی ہیں۔

ہردوئی میں کار کھائی میں گری 5 کی موت، 6 کی حالت نازک

ہردوئی (یو این آئی) ہردوئی ضلع کے مجھیلا علاقے میں ہفتہ کی صبح ایک زبردست سڑک حادثے میں باپ بیٹے سمیت پانچ افراد کی موت ہوگئی، جب کہ چھ دیگر شدید طور پر زخمی ہوگئے۔ پولیس ذرائع نے بتایا کہ یہ حادثہ مجھیلا تھانہ علاقہ کے گاؤں بھوپا پوروا موڑ کے قریب صبح تقریباً 3 بجے پیش آیا جب ایک تیز رفتار آرٹیکا کار عالم نگر روڈ پر بھوپا پوروا موڑ پر ایک کھائی میں الٹ گئی۔ ان کا کہنا تھا کہ پالی تھانہ علاقے کے پٹیانیم گاؤں کے رہنے والے نیرج کی بارات کسوما گاؤں گئی تھی۔ شادی کی تقریب کے بعد باراتی گھر واپس جارہے تھے کہ یہ حادثہ پیش آیا۔ اس حادثہ میں کار میں سوار جیتندر، آکاش، سدھارتھ، رامو، جوہری اور دیگر چھ افراد شدید طور پر زخمی ہوگئے۔ اطلاع ملتے ہی پولیس موقع پر پہنچی اور کار میں پھنسے تمام زخمیوں کو باہر نکال کر کمیونٹی ہیلتھ سینٹر شاہ آباد میں داخل کرایا جہاں ڈاکٹر نے جیتندر، اس کے بیٹے سدھارتھ، رامو، آکاش اور جوہری کو مردہ قرار دیا، جب کہ چھ دیگر افراد کی حالت نازک دیکھتے ہوئے انہیں ہائر سینٹر ریفر کردیا گیا۔

سہارنپور: زیر تعمیر مسجد منہدم، کانگریسی رکن پارلیمان عمران مسعود نے کارروائی پر اٹھائے سوال

سہارن پور (ایجنسی): اتر پردیش کے ضلع سہارنپور میں ایک زیر تعمیر مسجد کو انتظامیہ کی جانب سے منہدم کیے جانے کے بعد غم وغصہ پایا جارہا ہے۔ نیوز پورٹل 'آج تک' پر شائع خبر کے مطابق، انتظامیہ کا دعویٰ ہے کہ یہ تعمیر غیر قانونی تھی اور متعدد بار نوٹس دیے جانے کے باوجود تعمیراتی کام جاری رکھا گیا، جس کے بعد اسے گرایا گیا۔ واقعہ پر ردعمل دیتے ہوئے کانگریس کے رکن پارلیمان عمران مسعود نے اس کارروائی کو غیر قانونی، یکطرفہ اور فرقہ وارانہ ذہنیت کا مظاہرہ قرار دیا ہے۔ انہوں نے سوال اٹھایا کہ جب زمین متعلقہ افراد کی اپنی ہے تو مسجد کی تعمیر کو غیر قانونی کیسے قرار دیا جاسکتا ہے؟ ایجنسی کے مطابق، تحصیلدار سبودھ کمار نے کہا، ''یہ ایک غیر قانونی تعمیر تھی، جس کے خلاف کارروائی کی گئی۔ بغیر اجازت اور نقشہ پاس کرائے بغیر تعمیر کا عمل جاری تھا۔ نوٹس بھیجا گیا تھا کہ پہلے منظوری حاصل کی جائے لیکن کوئی کارروائی نہیں کی گئی، اس لیے تعمیر منہدم کردی گئی۔ جو بھی تعمیر غیر قانونی ہوگی، اس پر اسی طرح کارروائی کی جائے گی۔''

دوسری طرف عمران مسعود نے تحصیلدار کے دعوے کو چیلنج کرتے ہوئے کہا کہ ''یہ مسجد ان لوگوں کی اپنی زمین پر بن رہی تھی۔ انہوں نے پہلے ہی اطلاع دے رکھی تھی۔ گاؤں میں نقشے کی منظوری کا تصور کہاں ہوتا ہے؟'' انہوں نے مزید کہا، ''میں نے جب افسران سے بات کی تو کوئی کچھ بتانے کو تیار نہیں تھا۔ سب کہہ رہے تھے کہ ہمیں علم نہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ مسجد کو گرادیا گیا۔ 15 دن کا نوٹس بھی نہیں دیا گیا۔ اگر نوٹس دیا بھی گیا تو کیا اس پر کوئی سماعت ہوئی؟ کوئی قانونی عمل اختیار نہیں کیا گیا، بس بلڈوزر بھیج دیا گیا۔" عمران مسعود نے دعویٰ کیا کہ وہ خود وہاں احتجاج کرنے نہیں گئے، کیونکہ ''اگر ہم جاتے تو ہمیں سینے پر گولی ماردی جاتی۔ اس لیے ہم قانون کے دائرے میں رہ کر اپنی بات رکھیں گے۔'' یہ واقعہ ایسے وقت میں پیش آیا ہے جب اتر پردیش میں اقلیتوں کے ساتھ انتظامی کارروائیوں پر پہلے ہی سوالات اٹھائے جارہے ہیں۔ انسانی حقوق کی تنظیمیں اور سیاسی حلقے اس طرح کی کارروائیوں کو امتیازی قرار دیتے آئے ہیں۔ عمران مسعود کا بیان ایک بار پھر اس بات کو اجاگر کرتا ہے کہ کس طرح بعض مواقع پر ضابطوں کی آڑ میں مذہبی شناخت کو نشانہ بنایا جاتا ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ وہ اس معاملے کو عدالت میں لے جانے پر غور کررہے ہیں تاکہ انصاف مل سکے۔

بلندشہر میں شدید سڑک حادثہ، 3 لوگوں کی موت

لکھنؤ (ایجنسی) اتر پردیش کے بلندشہر میں ہفتہ کی صبح ہوئے ایک سڑک حادثے میں 3 لوگوں کی موت ہوگئی۔ یہ حادثہ سکندرآباد صنعتی علاقے میں قومی شاہراہ-34 پر اس وقت پیش آیا جب ایک بے قابو کار ٹریکٹر ٹرالی سے ٹکرا گئی۔ حادثے میں کار ڈرائیور سمیت تین لوگوں کی جان چلی گئی۔ وہیں واقعہ کو دیکھ رہے ایک اسکوٹی سوار نوجوان کو پیچھے سے آرہی ایک گاڑی نے ٹکر ماردی جس سے وہ شدید طور پر زخمی ہوگیا، جسے فوری طور پر اسپتال بھیجا گیا۔ پولیس نے موقع پر پہنچ کر تینوں لاشوں کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا۔ جوکھاباد چوکی انچارج میجر سنگھ عرف ورک نے حادثے کے بارے میں اطلاع دیتے ہوئے بتایا کہ صبح سویرے صنعتی علاقے میں اورینٹ بیل فلائی اوور پر ایک کار کی ٹریکٹر-ٹرالی سے ٹکر ہوگئی۔ ٹریکٹر-ٹرالی میں سیمنٹ کے پول بھرے ہوئے تھے، اچانک پنکچر ہوجانے کی وجہ سے اس کی رفتار کم ہوگئی جس سے پیچھے سے آرہی تیز رفتار کار ٹریکٹر ٹرالی سے ٹکرا گئی۔ حادثے میں کار ڈرائیور سچن (25 سال)، امت (35 سال) اور دینا ناتھ (45 سال) کی موقع پر ہی موت ہوگئی۔ وہیں کار پر سوار دیگر 2 لوگوں کے زخمی ہونے کی بھی اطلاع ہے، جنہیں علاج کے لیے اسپتال میں داخل کرادیا گیا ہے۔ پولیس نے گاڑی میں پھنسی لاشیں این ایچ اے آئی اہلکاروں کی ٹیم کی مدد سے باہر نکلوائی۔ حادثے کے بعد جائے وقوع پر لوگوں کی بھیڑ جمع ہوگئی۔ اس درمیان حادثہ کو دیکھ رہے ایک اسکوٹی سوار کو پیچھے سے نامعلوم گاڑی نے زوردار ٹکر ماردی، جس سے وہ شدید طور پر زخمی ہوگیا۔ پولیس حادثے کی جانچ کررہی ہے۔ معاملے میں پولیس نے سی سی ٹی وی بھی چیک کیا ہے۔ بتایا جارہا کہ ٹریکٹر والے نے حادثے کو ٹالنے کے پنکچر کے بعد رفتار سست کی تھی۔

دہلی-یوپی سمیت کئی ریاستوں میں تیز ہواؤں کے ساتھ بارش کا الرٹ

نئی دہلی (ایجنسی) کیرالہ میں مانسون کے وقت سے پہلے پہنچنے اور مختلف ریاستوں میں اس کے تیزی سے بڑھنے سے پورے ملک میں درجہ حرارت میں کمی دیکھی گئی ہے۔ دہلی-این سی آر، اتر پردیش، ہریانہ اور پنجاب میں بھی تیز ہواؤں اور ہلکی بارش کی وجہ سے شدید گرمی سے راحت ملی ہے وہیں کیرالہ، کرناٹک، مہاراشٹر، آسام سمیت کئی ریاستوں میں ہوئی زوردار بارش سے عام زندگی کافی متاثر بھی ہوئی ہے۔ اس درمیان محکمہ موسمیات نے کئی ریاستوں کے لیے ریڈ الرٹ جاری کردیا ہے۔ محکمہ موسمیات کے مطابق دہلی میں آنے والے کچھ دنوں تک آسمان میں بادل چھائے رہنے کا امکان ہے جبکہ اگلے کچھ دنوں تک ہمالیائی مغربی بنگال اور میگھالیہ، اروناچل پردیش، ناگالینڈ، منی پور، میزورم اور تریپورہ میں شدید بارش ہوسکتی ہے۔ اس کے علاوہ اتر پردیش، ہریانہ اور پنجاب میں تیز ہوائیں چلیں گی اور گرج وچمک کے ساتھ ہلکی سے درمیانی بارش کے آثار ہیں۔ محکمہ موسمیات نے پہاڑی علاقوں میں درمیانی سے شدید بارش کا امکان ظاہر کیا ہے جبکہ جموں کشمیر ولداخ میں تیز ہواؤں اور گرج-چمک کے ساتھ بارش ہوسکتی ہے۔ اس کے علاوہ ہماچل پردیش، ہریانہ، چنڈی گڑھ اور دہلی میں بھی درمیانی سطح کی بارش کا امکان ہے۔

اعظم خان کی اہلیہ اور بیٹے کے اسلحہ لائسنس منسوخ

مجرمانہ ریکارڈ اور غلط استعمال کے خدشے پر کارروائی

لکھنؤ (ایجنسی): سماج وادی پارٹی کے قدآور لیڈر اعظم خان کے خاندان کو اس وقت جھٹکا لگا جب رامپور کی ضلعی انتظامیہ نے سماجوادی پارٹی کے رہنما اعظم خان کی بیوی ڈاکٹر تزئین فاطمہ اور بیٹے عبداللہ اعظم خان کے اسلحہ لائسنس منسوخ کردیے۔ یہ فیصلہ مجرمانہ معاملات میں سزا یافتہ ہونے اور اسلحہ کے ممکنہ غلط استعمال کے خدشے کی بنیاد پر کیا گیا ہے۔

ضلعی سرکاری وکیل پریم کشن پانڈے کے مطابق، یہ کارروائی رامپور کے پولیس سپرنٹنڈنٹ کی رپورٹ پر مبنی ہے، جس میں کہا گیا تھا کہ سنہ 2019 میں جعلی پیدائشی سرٹیفکیٹ کے ایک کیس میں عبداللہ اور تزئین فاطمہ کو سات سات سال کی سزا سنائی گئی تھی۔ ایسے میں ان کے پاس اسلحہ رکھنا نہ صرف قانون کی خلاف ورزی ہے بلکہ سکیورٹی کے لحاظ سے بھی خطرناک ہوسکتا ہے۔

وکیل نے مزید بتایا کہ عبداللہ اعظم خان پر تقریباً 29 فوجداری مقدمات اور ان کی والدہ تزئین فاطمہ پر 21 مقدمات درج ہیں۔ ان مقدمات میں بعض سنگین نوعیت کے جرائم شامل ہیں۔ ان حالات میں شکوک پیدا ہوتے ہیں کہ اسلحہ کا غلط استعمال ہوسکتا ہے، اسی وجہ سے ضلعی مجسٹریٹ نے اسلحہ ایکٹ کی دفعہ 17 کے تحت دونوں کے لائسنس منسوخ کرنے کا فیصلہ کیا۔ جب اسلحہ کی قسم اور تعداد کے بارے میں پوچھا گیا تو وکیل نے بتایا کہ دونوں کے پاس 0.32 بور ریوالور کے الگ الگ لائسنس تھے، جنہیں اب منسوخ کردیا گیا ہے۔ اس طرح کل دو اسلحہ لائسنسوں کو رد کردیا گیا ہے۔ دوسری طرف، جب اعظم خان کے اسلحہ لائسنس سے متعلق سوال کیا گیا تو سرکاری وکیل نے واضح کیا کہ اس فیصلے کا اطلاق صرف ان کی بیوی اور بیٹے پر ہوتا ہے۔ اعظم خان کے خلاف فی الحال کوئی ایسا مقدمہ یا لائسنس منسوخی کی کارروائی زیرالتوا نہیں ہے۔

واضح رہے کہ اعظم خان کا خاندان گزشتہ کچھ عرصے سے قانونی مسائل میں گھرا ہوا ہے اور ان کے خلاف متعدد مقدمات مختلف عدالتوں میں زیر سماعت ہیں۔ لائسنس منسوخی کا یہ اقدام انتظامیہ کی جانب سے قانون ونظم کی صورت حال کو مدنظر رکھتے ہوئے کیا گیا ہے تاکہ کسی بھی ممکنہ خطرے کو روکا جاسکے۔

نفرت انگیز تقریر کیس میں عباس انصاری کو دوسال قید کی سزا، اسمبلی رکنیت خطرے میں

لکھنؤ (ایجنسی): مؤ کی ایم پی/ایم ایل اے عدالت نے ایس بی ایس پی کے رکن اسمبلی عباس انصاری کو 2022 کے نفرت انگیز تقریر کیس میں دوسال قید اور دو ہزار روپے جرمانے کی سزا سنائی ہے۔ عدالت کے اس فیصلے کے بعد ان کی اسمبلی رکنیت بھی خطرے میں پڑ گئی ہے، کیونکہ دوسال یا اس سے زیادہ کی سزا کی صورت میں رکن اسمبلی کی رکنیت ختم کی جاسکتی ہے۔ یہ فیصلہ چیف جوڈیشل مجسٹریٹ ڈاکٹر کے پی سنگھ کی عدالت نے سنایا، جہاں سکیورٹی کے سخت انتظامات کیے گئے تھے۔ عباس انصاری کو سخت پہرے میں عدالت لایا گیا۔ ان کے ساتھ ان کے بھائی منصور انصاری کو بھی چھ مہینے قید اور ایک ہزار روپے جرمانے کی سزا دی گئی۔ دونوں معروف گینگسٹر وسیاستدان مختار انصاری (مرحوم) کے بیٹے اور بھتیجے ہیں۔

یہ معاملہ 3 مارچ 2022 کا ہے، جب اسمبلی انتخابات کے دوران عباس انصاری نے مو؟ کے پہاڑپور میدان میں ایک انتخابی جلسے کے دوران افسران کو دھمکی آمیز بیان دیا تھا۔ انہوں نے کہا تھا کہ حکومت بننے کے بعد وہ ان افسران کو 'دیکھ لیں گے'۔ اس کے بعد سب انسپکٹر گنگارام بند نے ان کے خلاف شکایت درج کروائی، جس پر مقدمہ قائم ہوا۔ اس کیس میں عباس انصاری اور ان کے بھائی عمر انصاری اور منصور انصاری کے خلاف آئی پی سی کی دفعات 506 (مجرمانہ دھمکی)، 171F (انتخابی حق کے غلط استعمال)، 186 (سرکاری کام میں مداخلت)، 189 (سرکاری ملازم کو دھمکانا)، 153A (مذہب یا ذات کی بنیاد پر نفرت پھیلانا) اور 120B (مجرمانہ سازش) کے تحت مقدمہ درج کیا گیا تھا۔ عدالت نے شواہد اور دلائل کی روشنی میں عباس اور منصور کو مجرم قرار دیا جبکہ عمر انصاری کو بری کردیا۔ عدالت کا کہنا تھا کہ ایک عوامی نمائندے کی حیثیت سے اس طرح کا اشتعال انگیز بیان جمہوری اقدار اور سماجی ہم آہنگی کے خلاف ہے۔ عدالتی فیصلے کے بعد رکن اسمبلی کی حیثیت سے عباس انصاری کا سیاسی مستقبل غیر یقینی ہوگیا ہے۔ اگر سزا برقرار رہتی ہے تو الیکشن کمیشن کی جانب سے ان کی اسمبلی رکنیت ختم کی جاسکتی ہے۔ ممکنہ طور پر وہ ہائی کورٹ میں اس فیصلے کے خلاف اپیل کریں گے۔ فیصلے کے بعد مئو کی عدالت کے باہر ایس بی ایس پی کے کارکنان نے احتجاج کرنے کی کوشش کی، تاہم پولیس نے فوری کارروائی کرتے ہوئے حالات پر قابو پالیا۔

بلوچستان کے سراب شہر پر بلوچ فوج کا قبضہ؟

پاکستان کے فوجی، انتظامی اور مالی ڈھانچے کو تباہ کرنے کا کیا دعویٰ

اسلام آباد (ایجنسی): پاکستان میں بلوچستان کے سراب ضلع پر بلوچ لبریشن آرمی (بی ایل اے) نے قبضہ کر لینے کا دعویٰ کیا ہے۔ بی ایل اے نے اپنے دعوے میں کہا کہ ہم نے پوری طرح سے اس شہر پر اپنا اختیار حاصل کرلیا ہے اور اب بلوچ فوج پورے شہر کی نگرانی کررہی ہے۔ پولیس تھانوں اور اسپتالوں سمیت سبھی سرکاری دفاتر پر قبضہ کرلیا گیا ہے۔ بی ایل اے کے ترجمان زیاند بلوچ نے میڈیا کو دیئے بیان میں کہا کہ ہمارے جنگجوؤں نے آج (30 مئی) سراب شہر پر پورا کنٹرول حاصل کرلیا اور دشمن کے سبھی فوجی، انتظامی اور مالی ڈھانچے کو تباہ کردیا۔ انہوں نے کہا کہ شہر پر قبضہ کے لیے تین گھنٹے تک آپریشن چلا۔ بی ایل اے جنگجوؤں نے شہر کے سبھی اہم مقامات اور شاہراہوں پر قبضہ جمالیا۔ اس دوران پولیس اسٹیشن، ڈی سی آفس، گیسٹ ہاؤس اور بینک پر بلوچ فوج نے قبضہ کرلیا۔ ترجمان نے یہ بھی بتایا کہ آپریشن کے دوران جنگجوؤں نے لیوی اور پولیس اہلکاروں کو حراست میں لے لیا۔ پولیس اسٹیشنوں اور ڈی سی دفتر کی حفاظتی چوکیوں سے 30 کلاشیکو، دوسرے اسلحے اور جنگی آلات ضبط کیے گئے۔ اس کی تصاویر بھی جنگجو گروپ نے جاری کی ہے۔ جنگجو گروپ نے بتایا کہ حراست میں میں لیے گئے اہلکاروں کو ان کی بلوچ شناخت کی بنیاد پر مشروط طور پر رہا کر دیا گیا۔ بی ایل اے نے پاکستانی فوج کی تین گاڑیوں، ریاست کے گوداموں، ایک گیسٹ ہاؤس اور تین بینکوں میں آگ لگادی۔ دو گاڑیوں کو قبضہ میں لے لیا۔ واضح رہے کہ بلوچ جنگجوؤں کا سراب پر قبضہ اسی دن ہوا جب پاکستانی فوجی سربراہ عاصم منیر بلوچستان کی راجدھانی کوئٹہ میں کمانڈ اور اسٹاف کالج کے دورہ پر تھا۔ ڈی سی دفتر پر قبضے کے دوران اسسٹنٹ کمشنر ہدایت اللہ بلیدی کی موت کی خبر ہے۔ بی ایل اے ترجمان نے بتایا کہ بلیدی نے حملہ کرنے کی کوشش کی جس کے بعد اسے قابو میں کرکے کمرے میں بند کردیا گیا۔ بدقسمتی سے کمرے میں دم گھٹنے سے اس کی موت ہوگئی۔ بی ایل اے نے اسے حادثاتی واقعہ بتایا۔ وہیں سراب شہر پر پوری طرح سے قابو حاصل کرنے کے علاوہ بی ایل اے نے کوئٹہ-کراچی اہم شاہراہ اور سراب-غدر شاہراہ پر چیک پوائنٹ کرکے ریاست میں ہونے والی آمدورفت پر پابندی سخت کردی ہے۔

مسلسل بارش سے شمال مشرقی ریاستوں میں تباہی، 3 افراد ہلاک

نئی دہلی (ایجنسی): شمال مشرقی ہندوستان کی ریاستوں میں مسلسل بارشوں کے باعث جمعہ کو تین افراد ہلاک ہو گئے جبکہ مختلف علاقوں میں لینڈ سلائیڈنگ، پانی بھراؤ اور معمولات زندگی درہم برہم ہو گئے۔ محکمہ موسمیات کے مطابق خلیج بنگال میں دباؤ کی صورتحال کے سبب آنے والے دنوں میں مزید شدید بارش کا امکان ہے۔ میزورم کی راجدھانی آئیزول کے علاقے تھواناپوی میں ایک دیوار گرنے سے 36 سالہ للنماویا ہلاک اور 35 سالہ لالفک زوالا زخمی ہو گئے۔ میزورم ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی کے مطابق واقعہ گزشتہ 24 گھنٹوں کی شدید بارش کے نتیجے میں پیش آیا۔ آئیزول میں مسلسل دوسرے روز بھی اسکول بند رکھے گئے جبکہ متعدد علاقوں میں مٹی کے تودے گرنے کی اطلاعات ہیں۔ تریپورہ کے مغربی ضلع میں 16 سالہ تنمے دیب ناتھ بارش کے دوران مچھلی پکڑتے ہوئے تالاب میں ڈوب گیا۔ ریاست میں اب تک 106 مکانات کو نقصان پہنچا ہے جن میں 33 مکمل طور پر تباہ ہو گئے۔ 57 خاندانوں کو محفوظ مقامات پر قائم چار راحتی کیمپوں میں منتقل کیا گیا ہے۔

ناگالینڈ کے چوموکیڈیما ضلع میں قومی شاہراہ 29 پر پگلا پہاڑ کے مقام پر چٹانیں اور کیچڑ ایک ٹرک پر گرنے سے ڈرائیور ہلاک ہوگیا۔ ریاست کے مختلف اضلاع میں تیز بارش، آندھی اور بجلی گرنے کی پیش گوئی کی گئی ہے۔ ناگالینڈ اسٹیٹ ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی (این ایس ڈی ایم اے) کے مطابق کئی اضلاع میں لینڈ سلائیڈنگ اور پانی بھراؤ کا خطرہ ہے۔ آسام کے شہر گوہاٹی میں بھی مسلسل بارش کے دوسرے روز سڑکیں زیر آب آ گئیں، خاص طور پر گوہاٹی-شیلانگ روڈ پر پانی بھر جانے سے ٹریفک شدید متاثر ہوئی۔ چندماری، رُکمنی گاؤں اور ہٹی گاؤں سمیت متعدد علاقوں میں فلیش فلڈ سے زندگی مفلوج ہو گئی۔ آسام اسٹیٹ ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی نے وارننگ جاری کی ہے کہ ریاست کے مغربی اور جنوبی حصوں میں آئندہ دو سے تین دن تک شدید بارش جاری رہ سکتی ہے۔ مرکزی وزارت داخلہ کے مطابق خلیج بنگال میں بننے والا ڈیپ ڈپریشن جمعہ کو مغربی بنگال اور بنگلہ دیش کے ساحلی علاقوں سے ٹکرا گیا ہے اور اس کا اثر شمال مشرقی ریاستوں پر 31 مئی کی شام تک برقرار رہے گا۔ آنے والے 24 گھنٹوں میں میگھالیہ میں انتہائی شدید اور آسام سمیت دیگر ریاستوں میں شدید بارش اور آندھی کی پیش گوئی ہے جس سے پانی بھرنے، ٹریفک میں رکاوٹ اور لینڈ سلائیڈنگ کے خدشات بڑھ گئے ہیں۔ گوہاٹی ایئر پورٹ اتھارٹی نے مسافروں کو ہدایت دی ہے کہ وہ روانگی سے قبل اپنی پروازوں کی معلومات ضرور حاصل کریں اور تاخیر سے بچنے کے لیے جلدی نکلیں۔ میگھالیہ، منی پور اور اروناچل پردیش میں بھی بارش، سیلاب اور لینڈ سلائیڈنگ سے مکانات کو نقصان پہنچا ہے۔ ریاستی حکومتوں نے ہنگامی صورتحال سے نمٹنے کے لیے اپنی تیاریوں کو الرٹ پر رکھا ہے۔

مغربی سوڈان میں ڈرون حملے 6 افراد کی موت، 15 زخمی

خرطوم (یو این آئی) مغربی سوڈان میں شمالی کردفان صوبے کے دارالحکومت العبید میں ایک اسپتال کو نشانہ بنا کر کئے گئے ڈرون حملے میں کم از کم چھ افراد ہلاک اور 15 دیگر زخمی ہوگئے۔ رضا کار گروپ ایمرجنسی لائرز انیشی ایٹو نے ایک بیان میں کہا ''جمعہ کی صبح پیراملٹری ریپڈ سپورٹ فورسز (آر ایس ایف) نے العبید انٹرنیشنل اسپتال پر ڈرون سے حملہ کیا۔ حملے میں چھ افراد ہلاک اور 15 دیگر زخمی ہوئے، جن میں مریض، ان کے ساتھی اور طبی عملہ بھی شامل ہے۔'' گروپ نے کہا کہ اس حملے سے اسپتال کو کافی نقصان پہنچا، جس سے اسے طبی خدمات کو روکنا پڑا۔ گروپ نے کہا کہ ڈرون حملہ شمالی کردفان کے بارا شہر پر آر ایس ایف فورسز کی جانب سے کی گئی گولہ باری کے ساتھ ہی ہوا، جس سے شہریوں کے لئے شدید خطرہ پیدا ہوگیا ہے۔ اسپتال کے ایک طبی ذریعے نے ژنہوا کو بتایا کہ حملے میں صحت کی بڑی سہولیات کو نقصان پہنچا ہے۔

حدیث نبوی ﷺ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب زنا کرنے والا زنا کرتا ہے تو زنا کے وقت اس کا ایمان نہیں رہتا اور جب چوری کرنے والا چوری کرتا ہے تو چوری کے وقت اس کا ایمان نہیں رہتا، لیکن اس کے بعد بھی توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے"۔

Sunan Tirmizi 2625

لکھنؤ سے شائع ہونے والا اردو روزنامہ
لوهیانامه
URDU DAILY LOHIA NAMA LUCKNOW

علی گڑھ کا سانحہ

ہندوستان کی سب سے بڑی ریاست اتر پردیش کے شہر علی گڑھ میں گزشتہ ہفتہ پیش آنے والا واقعہ اس زوال پذیر سیاسی اور سماجی منظرنامے کی علامت ہے جس میں نفرت، جنون اور تعصب نے نہ صرف قانون کی حکمرانی کو پامال کیا بلکہ انسانی شرافت اور ضمیر کی آخری رمق تک کو خاک میں ملا دیا۔ چار مسلمان شہری جو علی الصباح معمول کی تجارتی نقل وحمل میں مصروف تھے، ایک مشتعل اور مسلح ہجوم کے ہاتھوں نہ صرف درندگی کا شکار ہوئے بلکہ انہیں سرعام بے لباس کر کے، سڑک پر گھسیٹ کر اور لوہے کی سلاخوں سے پیٹ پیٹ کر نیم مردہ حالت میں چھوڑ دیا گیا۔ جرم؟ فقط یہ شبہ کہ وہ گاڑی میں گائے کا گوشت لے جا رہے تھے۔ جب علی گڑھ کے مضافاتی علاقے الہد پور اسٹیڈیم کے قریب ایک گاڑی کو روکا گیا تو اندر سوار چاروں افراد نے شاید سوچا بھی نہ ہوگا کہ ان کا جرم ان کا نام، ان کی شناخت اور ان کی مذہبی پہچان بن جائے گا۔ بجرنگ دل اور اکھل بھارتیہ ہندو سینا سے وابستہ تقریباً پچاس افراد کے ہجوم نے پہلے ان سے زبردستی پچاس ہزار روپے مانگے، پھر انکار پر وحشیانہ تشدد کا آغاز ہوا۔ لوہے کی سلاخیں، لاٹھیاں اور لاٹھیوں سے لیس یہ درندے سلیم، عقیل اور ان کے ساتھیوں کو گلیوں میں گھسیٹتے رہے۔ انہیں برہنہ کیا گیا، ان کی گاڑی کو آگ لگا دی گئی، ان کے موبائل اور نقدی چھین لی گئی اور خون میں ترسڑک ان کی بےبسی کا گواہ بنی۔ پولیس، جو ریاست کی اخلاقی اور قانونی بالادستی کی ضامن ہونی چاہیے تھی، مجرموں کے ساتھ کھڑی پائی گئی۔ وہ دیر سے پہنچی مگر جب پہنچی تو زخمیوں کو بچانے سے پہلے ان کے خلاف ہی ایف آئی آر درج کی۔ ان پر گائے کا گوشت لے جانے کا مقدمہ قائم ہوا۔ حالانکہ موقع پر موجود دستاویزات اور ٹرانسپورٹ پرمٹ قانونی اور مکمل تھے۔ مزید یہ کہ جب گوشت کا نمونہ جانچ کیلئے متھرا بھیجا گیا تو معلوم ہوا کہ وہ بھینس کا گوشت تھا جس پر کوئی قانونی پابندی نہیں۔

اس واقعہ کے کلیدی حملہ آور رام کمار آریہ اور ارجن عرف بھولو کی شناخت عینی شاہدین نے کی اور ان سمیت تیرہ افراد کو ایف آئی آر میں نامزد کیا گیا۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا صرف ایف آئی آر اور لیبارٹری رپورٹس اس خون آشام فرقہ واریت کا جواب ہو سکتی ہیں؟ افسوس اس بات کا نہیں کہ ایک اور مسلمان ہجوم کے تشدد کا نشانہ بنا بلکہ المیہ یہ ہے کہ ایسے واقعات اب معمول بن چکے ہیں۔ دادری میں محمد اخلاق سے لے کر پہلو خان، تبریز انصاری، جنید، آصف، اکبر اور اب علی گڑھ کے یہ چار نوجوان۔ ہر بار کہانی وہی ہے، کردار بدلتے ہیں، مقامات بدلتے ہیں، لیکن ظلم کا محرک، خاموشی کا ردعمل اور قانون کا جھکاؤ ایک سا رہتا ہے۔ ہر واقعہ کے بعد وہی روایتی بیانات، وقتی گرفتاریاں پھر ضمانت پر رہائی اور قاتلوں کا ہار پہنا کر استقبال کیا جاتا ہے۔ یہ وہی نظام ہے جس میں گائے کو ماں کہا جاتا ہے اور انسان کو کچلا جاتا ہے۔ جس میں آج ذبیحہ گائے سے زیادہ بڑا جرم مسلمانوں کا وجود بن چکا ہے۔ جہاں اخلاقیات، قانون اور تہذیب سب کچھ صرف اکثریتی مزاج کی خوشنودی پر قربان کیا جارہا ہے۔ جہاں اقلیتوں کو شک کی بنیاد پر نہ صرف مارا جاتا ہے بلکہ مارنے والوں کو نجات دہندہ سمجھا جاتا ہے۔ یہ وہی ذہنیت ہے جس نے بابری مسجد کو شہید کیا، گجرات میں خون کی ندیاں بہائیں، دہلی کے فسادات میں معصوموں کو جلا کر راکھ کر دیا اور اب سڑکوں کو قتل گاہ میں بدل دیا ہے۔

ان وحشیانہ واقعات پر حکومت کی خاموشی اور اکثریتی سماج کا ضمیر کی سطح پر بے حس ہو جانا بھی ایک خطرناک فسطائی اخلاقیات کی پرورش ہے۔ فرقہ پرست تنظیمیں صرف نعرے نہیں لگاتیں بلکہ ایک مکمل نظریہ مسلط کر رہی ہیں۔ ایک ایسا نظریہ جو اقلیتوں کی شہری حیثیت کو مشکوک بناتا ہے جو شناخت، خوراک، لباس، عبادت اور کاروبار سب پر سوالیہ نشان لگا دیتا ہے۔ وہ جو ماب لنچنگ کے مناظر پر خاموش ہیں، وہ صرف مظلوم کا ساتھ نہیں چھوڑتے بلکہ اپنے جمہوری حق کو خود اپنے ہاتھوں سے قتل کرتے ہیں۔ یہی وہ وقت ہے جب معاشرہ اپنے آپ سے سوال کرے کہ کیا ہم ایک ایسے ہندوستان میں جی رہے ہیں جہاں شک کی بنیاد پر موت دی جاتی ہے؟ کیا "وشوگرو" بننے کی خواہش رکھنے والا ملک اپنے شہریوں کو بنیادی تحفظ بھی نہیں دے سکتا؟ کیا ایک ریاستی ڈھانچہ صرف اس لیے موجود ہے کہ وہ اکثریتی جنونیت کو قانونی تحفظ دے اور اقلیتوں کے زخموں پر نمک چھڑکے؟ اگر جواب نفی میں ہے تو پھر خاموشی جرم ہے اور اگر جواب اثبات میں ہے تو ہمیں مان لینا ہوگا کہ ہم جمہوریہ نہیں ہجوم راج میں جی رہے ہیں۔ علی گڑھ کا یہ سانحہ محض ایک واقعہ نہیں بلکہ ایک آئینہ ہے جس میں ہمارے عہد کا سب سے بھیانک چہرہ صاف دکھائی دیتا ہے۔ وہ چہرہ جو عدالت کی جگہ لاٹھی، آئین کی جگہ ہجوم، انصاف کی جگہ افواہ اور شہری وقار کی جگہ مذہبی تعصب کو رکھ چکا ہے۔

مسلم دانشوروں پر بھی اب کراک ڈاؤن

ناظم الدین فاروقی، سینئر مبصر

مسلمانان ہند فرقہ واریت کے زہر آلود ماحول و اسلاموفوبیا سے سخت پریشان ہیں۔ عام شہریوں پر لنچنگ زدوکوب پبلک ٹرانسپورٹ میں ذلت آمیز سلوک' مسلم بستیوں میں گھر بار' مساجد مدارس اور درگاہوں کے لا متناہی بلڈوز کی تباہ کاریوں سے مسلمان ابھی سانس بھی نہیں لینے پائے تھے کہ ہندوتوا طاقتوں نے جامعات و یونیورسٹیوں میں بےقصور مسلم پروفیسرس' لیکچررس اور اعلیٰ تعلیم یافتہ مسلمانوں پر کراک ڈاؤن شروع کردیا۔ مسلم طلباء اور لیکچررس پر طرح طرح سے ظلم وزیادتیاں کئے جارہے ہیں۔ حال ہی میں ہوئے واقعات کا جائزہ لیں تو پتہ چلتا ہے کہ زعفرانی تحریکات نے مسلمانوں کو کہاں لا کھڑا کردیا ہے۔ RSS کے سنچالکوں اور کارکرتاؤں نے صنعتوں' چھوٹے بڑے تجارتی اداروں کے علاوہ ملک کے 900 جامعات اور ہزاروں کالجس کو راست اپنی گرفت میں لے رکھا ہے۔ یونیورسٹیوں میں جو کچھ لیکچرار اور پروفیسرس کو حریت فکر اور سوچ ونظریات کی آزادیاں حاصل تھیں وہ NEP-20 کے ذریعہ سب کھینچ لی گئیں۔ ملک کی قومی تعلیمی پالیسی RSS کے نظریات کی محصور ہوچکی ہے۔ ریسرچ اور ڈاکٹریٹ میں دلت' بچھڑے ہوئے طبقات اور مسلمانوں کو منصوبہ بند طریقہ سے داخلہ پر روک لگائی جارہی ہے۔ ان کی اسکالرشپ بند کی جارہی ہے غیر اہم مضامین کے شعبہ جات میں زبردستی منتقل کیا جارہا ہے۔ بلکہ جاری کورس کے دوران انہیں معطل بھی کردیا جارہا ہے۔

ایسا لگتا ہے کہ مسلمان لیکچررس و پروفیسرس حتیٰ کہ ہیڈ آف ڈپارٹمنٹ تک ہزاروں ہیومن لنس آنکھ لگائے ہوئے ہیں۔ مسلم پروفیسرس' لیکچررس' طلباء کے پیچھے خفیہ طور پر ABVP اور SSR کے کاری کرتا لمحہ لمحہ کی مخبری اپنے سنچالکوں اور اعلیٰ حکام تک کر رہے ہیں۔ چھینک اور کھانسی پر بھی پولیس میں شکایت درج کی جارہی ہیں۔

پروفیسر علی خان محمود آباد' اشوکا یونیورسٹی سونی پت ہریانہ کے پولیٹیکل سائنس ڈپارٹمنٹ کے صدر ہیں۔ انتہائی قابل مضبوط سیاسی نظریات کے حامل ملک کے معروف دانشوران میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ شخصی طور پر ایک نامور خاندان کے بیٹے اور پوتے ہیں۔ ان کے دادا' محمود آباد کے راجہ تھے والد حبیب خان محبوبہ مفتی کی حکومت میں وزیر رہ چکے ہیں۔ ہمہ لسانی صلاحیتوں کے ساتھ ان کے لیکچررس میں گہرائی وگیرائی وعقل ودانش کی باتیں ہوتیں ہیں۔ انہوں نے اپنے فیس بک اکاؤنٹ پر آپریشن سندور کو لے کر دو مختصر مضمون پوسٹ کئے تھے۔ جو تین حصوں پر مشتمل ہے پہلے تو انہوں نے ہندوستان آپریشن سندور کی تعریف کی "پھر لکھا کہ جو لوگ جنگ کی تائید کر رہے ہیں وہ اس کی تباہ کاریوں سے واقف نہیں ہیں۔ ان لوگوں سے پوچھو جو متنازعہ علاقے میں متاثر ہو رہے ہیں۔ سڑکوں پر ماک ڈرل کرنے سے جنگ لڑنے کی تربیت حاصل نہیں ہوتی۔ پھر انہوں نے لکھا جو سیاسی تنازعات ہیں وہ کبھی فوجی طاقت کے بل بوتے پر حاصل نہیں کئے جاسکتے۔ تیسرے پیراگراف میں لکھا کہ ہماری فوج کے دو خاتون ترجمانوں کے ذریعہ پریس کانفرنس کو مخاطب کیا گیا یہ بڑی خوش آئند بات ہے کہ بی جے پی کی بیسٹ مانگرنگ ٹیم کرنل صوفیہ قریشی کی سوشل میڈیا پر بڑھا چڑھا کر تعریف کر رہی ہے۔ یہ سب ٹھیک ہے لیکن کیا یہ بیانہ Narrative ملک کی حقیقی صورتحال کی غمازی کرتی ہیں۔ انہوں نے لکھا کہ یہ دوہرا معیار ہے کہ گودی میڈیا کی آرمی کیوں غریب مسلمانوں کے گھربار کو بلڈوز کیا جارہا ہے اور لنچنگ کی جارہی ہے۔ اس پر روک لگانے کے لئے میڈیا کی مہم نہیں چلاتے!

میرے نزدیک (کرنل صوفیہ قریشی) کی پریس کانفرنس صرف ایک دکھاوا اور دنیا کو بے وقوف بنانے کے لئے اپنائی گئی ٹرک چلائی گئی۔ آج جو میدان میں صورت حال ہے وہ افسوسناک ہے۔ عام مسلمان جن مصائب و مظالم کا شکار ہے۔ حکومت جو دنیا کو بتانا چاہ رہی ہے وہ حقیقت سے بالکل بعید اور مختلف ہے۔ وغیرہ۔"

اس پوسٹ پر RSS/بی جے پی ٹرول آرمی آپے سے باہر ہوگئی اور رینو بھاٹیا چیر پرسن ہریانہ ویمنس اینڈ چلڈرنس کمیٹی نے پروفیسر علی خان محمود آباد کے خلاف پولیس میں شکایت درج کروائی۔ 18 مئی کو ڈاکٹر علی خان محمود آباد کو گرفتار کرلیا گیا۔ ہریانہ ہائی کورٹ نے انہیں جوڈیشل کسٹڈی میں لینے کا حکم دیا۔ اشوکا یونیورسٹی کے اسٹاف اور ہجان (اعلیٰ ترین' شریف النفس) نے ڈاکٹر علی خان کی تائید میں رہائی کے لئے معاملہ کو سپریم کورٹ سے رجوع کیا۔ جسٹس سوریا کانت اور جسٹس ٹونا میکایم کوٹیشورسنگھ کی ڈبل بنچ پر 21/مئی کو رہائی کا حکم 132450/2025 صادر کیا گیا۔ سپریم کورٹ کے ڈبل بنچ کا یہ رہائی کا فیصلہ 3 صفحات اور 7 نکات پر مشتمل ہے۔ حیرت انگیز طور پر اس معمولی مقدمہ میں جسٹس صاحبان نے اپنی نفرت اور ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے پروفیسر علی خان کے خلاف نفرت آمیز ریمارکس کئے ہیں آزاد ہندوستان کی عدلیہ کی تاریخ میں کبھی ایسی سخت زبان ملک کے سپریم کورٹ کے جسٹس صاحبان نے استعمال نہیں کیا' اور کہا کہ ڈاکٹر علی خان نے اپنے پوسٹ میں دوہری زبان کا استعمال کیا ہے۔ سستی شہرت کے لئے گھٹیا مضمون لکھا۔ اس کا گہرائی سے جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔ ایک بڑی سازش میں ملوث کرنے کرنے 'ایک نیا بنچ جسٹس صاحبان اختیار کرنے اور ایک جانب سپریم کورٹ سے جہاں حراست سے رہائی کے ذریعہ راحت دی گئی وہیں ان کے پوسٹ کو خود جسٹس صاحبان نے انتہائی مشکوک ظاہر کرنے کی کوشش کی۔ ڈائریکٹر جنرل آف پولیس ہریانہ کو حکم دیا گیا کہ وہ تین قابل IPS عہدیداروں کی اسپیشل انوسٹگیشن ٹیم SIT تحقیقاتی ٹیم کو فوری تشکیل دے کر پروفیسر علی کے مضمون کے مواد کا گہرائی سے جائزہ لے اور اس میں لازمی طور پر ایک خاتون IPS آفیسر بھی ہو۔ رہائی کے لئے جسٹس صاحبان نے تین شرائط بھی رکھ دیں۔ ایک تو ڈاکٹر علی خان سوشل میڈیا پر کوئی ریمارک اور مضمون پوسٹ نہیں کریں گے۔ دوسرے کسی مقام اور پریس میں مخاطب نہیں کریں گے اور تیسرے یہ کہ جوڈیشل مجسٹریٹ کے پاس اپنا پاسپورٹ رکھادیں گے۔

جسٹس صاحبان نے مزید اپنے فیصلہ میں لکھا جیسے کہ یہ کوئی ملک اور قوم کے خلاف یا دستور ہند کے منافی تحریر ہے۔ سپریم کورٹ نے انتہائی حقارت آمیز لفظ کا استعمال کرتے ہوئے یہ بھی اپنے فیصلہ میں لکھا کہ (Dog whistling) اشارتی زبان و چھپا ہوا پیغام کے طور پر ملزم نے اپنے تحریر میں مواد شامل کیا ہے۔ جسٹس صاحبان نے کہا کہ سستی شہرت کے لئے کیوں اس طرح اپنے پوسٹ کا استعمال کر رہے ہو پھر کہا کہ دوسروں اور مخالف پارٹی کی اہانت کرنے ' انہیں ذلیل کرنے اور پریشان کرنے کے لئے اس طرح کے سوشل میڈیا پوسٹ کر رہے ہو وہ ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ شخص ان کے پاس کیا اظہار خیال کے لئے اس طرح کے الفاظ کے علاوہ بہتر انداز مخاطب نہیں ہو سکتا تھا۔ وغیرہ۔

جب گودی میڈیا میں ویمنس کمیشن کے چیر پرسن Renu Bhatia سے انٹریو میں بار بار پوچھا گیا کہ پروفیسر علی کے پوسٹ میں ایسی کونسی لائن اور کونسا پیراگراف ملک کے خلاف تھا جس پر آپ نے پولیس میں شکایت درج کروائی تو وہ جواب دینے سے قاصر تھیں۔ اسی طرح ملک کا سیکولر میڈیا متحدہ طور پر آزادی اظہار خیال کی تائید میں پروفیسر علی خان کو اپنا مکمل پیشہ وارانہ اور پھر اخلاقی تعاون دے رہے ہیں سیکولر ہندوستان مضبوطی سے ان کے ساتھ کھڑا ہوا ہے۔

حکومت اور سپریم کورٹ کے رویہ کے کئی حلقوں سے بھرپور مذمت کی جاتی رہی۔ سب کا یہ خیال تھا کہ یہ محض مسلمان پروفیسر ہونے کی وجہ سے ڈاکٹر علی خان کو تختہ مشق بنایا گیا اور سپریم کورٹ سے ایسی توقع کسی تعلیم یافتہ شہری کو ہو نہیں سکتی جو بجائے حکومت اور پولیس کی سرزنش کرنے کے الٹا بے قصور شہری پر ایک خطرناک مجرم کی طرح 3 آئی ایس آفیسرس کی SIT ٹیم کو تشکیل دینے کا حکم دیا جس میں ایک خاتون IPS کا ہونا ضروری قرار دیا گیا۔ نہ صرف یہ بلکہ اس کی نگرانی کا کام انسپکٹر جنرل IG پولیس کو دیا گیا۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ نہ ہمارے تعلیمی ادارے اور نہ ہی ہمارا انتظامیہ و عدلیہ زعفرانی نظریات اور گرفت سے آزاد ہے۔ ملک کا دانشور طبقہ' سیکولر صحافی و سماجی جہد کار سیاستداں سب سپریم کورٹ کے رویہ اور ڈاکٹر علی کی اس طرح اہانت آمیز سرزنش پر حیرت زدہ ہیں۔ دوسری جانب اپنے وزراء اور رہنماؤں کے ساتھ حکومت کا رویہ ملاحظہ فرمائے کہ مدھیہ پردیش کے بی جے پی کے وزیر وجئے شاہ نے جو کرنل صوفیہ قریشی کے خلاف نفرت آمیز باتیں اپنی تقریر میں کہیں تھیں جس پر کوئی FIR نہیں ہوا۔ پھر مدھیہ پردیش ہائی کورٹ از خود سے یہ حکمنامہ جاری کرنا پڑا کہ وجئے شاہ کے خلاف مقدمہ درج کیا جائے اور انہیں گرفتار کیا جائے۔ حیرت تو اس بات پر ہے کہ اب اس میں سپریم کورٹ نے مداخلت کرتے ہوئے وجئے شاہ کے خلاف مقدمہ پر روک لگانے کا حکم جاری کردیا ہے۔ وجئے شاہ کو مرکزی اور ریاستی حکومت مسلسل گرفتاری سے بچا رہی ہے وہ محفوظ مقام پر روپوش ہے اور بی جے پی نے ماسٹر اسٹروک کے طور پر سپریم کورٹ سے ہی اپنے وزیر کے لئے راحت حاصل کرلی۔

نہ صرف غریب مسلمانوں پر سڑکوں' بسوں' ٹرینوں اور عوامی مقامات پر حملے عام بات ہو چکی ہیں بلکہ اعلیٰ تعلیم یافتہ مسلمانوں کے خلاف ایک زعفرانی ہندوتوا خفیہ منصوبہ کے تحت خاموشی سے اس طرح سے کاروائیاں کی جارہی ہیں۔ قارئین کی یاد دہانی کے لئے عرض ہے کہ OP Jindal Global University کی پروفیسر سمینہ دہلوی کے خلاف طلباء کے نجی معاملات میں دخل دینے اور انہیں تنگ کرنے کے خلاف پولیس میں 25/ڈسمبر 2023 کو اسی طرح FIR درج کی گئی تھی اس وقت بھی یونیورسٹی میں بعض بدماش اسٹاف اور یہی ہریانہ ویمنس اینڈ چلڈرنس کمیشن نے پولیس میں شکایت درج کروائی تھی۔ جھوٹے لغو الزامات میں سمینہ دہلوی کو پھانسا گیا۔ انتہائی ذہین' قابل ترین مسلم خاتون پروفیسر سے تمام ہندوتوا اسٹاف اور متعصب طلباء کو بلاوجہ حسد بغض تھا اور سب نے اجتماعی طور پر سمینہ دہلوی کو سزا دینے کی خاطر یہ شرارت کی تھی۔ اس وقت ہمارے لیکچررس' پروفیسرس اور ریسرچ اسکالرس سرکاری اور پرائیویٹ یونیورسٹیوں میں شدید نفرت زہر آلود ماحول اور اشتعال انگیزی کا سامنا کر رہے ہیں۔ ٹیچرس' لیکچررس پر بھی الزام لگایا جارہا ہے کہ ٹفن میں گائے کا گوشت لاتے ہیں' کہیں لیڈی ٹیچر پر کبھی یہ الزام لگاتا ہے کہ وہ اسکارف کے لئے سختی کرتی ہے۔ کہیں انہیں محض اس لئے معطل کیا جارہا ہے کہ وہ کالج اور یونیورسٹی کے کسی کونے میں ظہر کی نماز ادا کر رہے ہوں۔ ایسے واقعات میں بھی دن بہ دن اضافہ ہی ہوتا جارہا ہے۔

ڈاکٹر رتن لعل دہلی یونیورسٹی کے ایک پروفیسر ہیں انہوں نے کہا کہ پوری HRD منسٹری کو RSS نے راست اپنے تحت لے لیا ہے جس کی وجہ سے یونیورسٹیوں اور تعلیمی میدان میں دلتوں و مسلمانوں کے ساتھ بڑی ہی نفرت آمیز انتقامی کاروائیاں کی جارہی ہیں ان میں خوف پیدا کرتے ہوئے ان پر روک لگائی جارہی ہے۔ علاقائی اور مقامی سطح پر کارسیوکوں اور بھگتوں کو اسی کام پر لگادیا گیا ہے۔ میگھالیہ یونیورسٹی کے وائس چانسلر جناب محبوب الحق کو مارچ میں گرفتار کیا گیا تھا اس سے پہلے جودھ پور مولانا آزاد یونیورسٹی کے چیرمین' رجسٹرار اور تین عہدیداروں کو فروری 25 میں گرفتار کیا گیا تھا۔ چاہے چھوٹے مدرسے ہوں یا بڑے عصری تعلیمی ادارے یا ان کے ٹیچرس و لیکچررس ہر کوئی زعفرانی قوتوں کے آنکھوں میں کھٹک رہے ہیں۔ مسلمانوں کے درمیان کسی بھی تعلیمی سرگرمیوں کو اپنے لئے چیالنج سمجھ بیٹھے ہیں۔ ان کی طویل مدتی پالیسی ہے کہ تعلیمی میدان سے تعلق رکھنے والے ہر فرد اور ادارہ کو اتنا خائف کردو کہ وہ پھر تعلیمی سرگرمیوں اور جدوجہد کی سمت ہمت نہ کرسکے اور مسلمان اعلیٰ پروفیشنل ماڈرن تعلیم یافتہ طبقے کو پیچھے ڈھکیلتے ہوئے چاپلوسوں کی ایک سوسائٹی بن جائے۔

وقفہ وقفہ سے مودی حکومت یہ اعلانات کرتی ہے کہ ہم غریب مسلمانوں کی فلاح اور مسلم خواتین کی ترقی کے لئے اپنی پالیسیاں بنائے ہیں جبکہ حقیقت یہ ہے کہ مولانا آزاد فائونڈیشن سے لڑکیوں کو جاری ہونے والی اسکالر شپ بند کردی گئی ہے۔ اور مسلمانوں کو دی جانے والی تعلیمی امداد بھی گھٹا کر نصف سے بھی کم کردی گئی ہے۔ پھر ڈنکے بجائے جاتے ہیں کہ ہم غریب مسلمانوں کی ترقی کے لئے کام کرتے ہیں وغیرہ۔

حکومت کے خاموش عملی اقدامات نے یہ ثابت کردیا ہے کہ بی جے پی حکومت مسلمانوں کے درمیان جہالت کو فروغ دیتے ہوئے غربت بانٹنے میں کوئی کسر باقی نہیں رکھی ہے۔ یہاں مسئلہ ہماری ملی سیاسی قیادت کا بھی ہے۔ جب عام مسلمانوں پر مظالم ہوتے ہیں تو ان کی لنچنگ ہوتی ہے یا ان پر پولیس انتظامیہ کی جانب سے زیادتی پر زیادتیاں کی جاتیں ہیں۔ ہماری مدرسہ اور ملی قیادت خاموش تماشہ بین بنی بیٹھی رہتی ہے۔ کیا یہ ملی دینی جماعتوں اور رہنماؤں کی ذمہ داری نہیں ہے کہ زندگی کے مختلف میدانوں میں مسلمانوں کی نمائندگی کرنے والوں کے ساتھ جو فرقہ وارانہ زہر آلود بدترین سلوک اور کراک ڈاؤن ہو رہے ہیں اس کے خلاف ڈٹ کر کھڑے ہوں۔ اگر یہ نہ کرسکیں تو پھر وہ دن دور نہیں کہ مسلمان یہ مدرسہ دینی قیادت جو زبردستی مسلمانوں پر مسلط ہے اس سے نجات حاصل کرلے گی اور اپنے مسائل کو خود بہتر طور پر حل کرنے کے لئے راہیں تلاش کرلے گی اور انہیں احساس دلانے کے لئے کہ میرے ساتھ میرے اپنے کوئی نہیں تو کم از کم اس ظلم کے خلاف لڑائی میں کھڑی ہوتی ہے۔

فوج کی حوصلہ شکنی کی کوششیں شرمناک

سراج نقوی

شہیدوں اور فوج کی خلاف تازہ بیان بی جے پی لیڈر رنویر سنگھ پٹھانیہ کا ہے۔ یہ شخص نہ صرف جموں و کشمیر کے ادھم پور (مغرب) سے بی جے پی کا رکن اسمبلی ہے بلکہ پارٹی کا ترجمان بھی ہے۔ شاید اسی لیے انھیں اپنی زبان پر قابو نہیں ہے۔ بی جے پی میں ایسے ترجمانوں کی کمی نہیں ہے کہ جو جو میڈیا کے سامنے اور سیاسی مباحثوں میں اس حدتک بے قابو ہو جاتے ہیں کہ ادب ولحاظ اور میڈیا کے سامنے لب کشائی کے لیے ضروری پروٹوکول کو بھی بالائے طاق رکھ دیتے ہیں۔ بہرحال جموں و کشمیر کے ان رکن اسمبلی اور پارٹی ترجمان نے اپنے ایک حالیہ بیان میں کہا ہے کہ "آپریشن سندور کے دوران انڈین ایئر فورس کے جوان سو رہے تھے۔" پٹھانیہ نے یہ بھی کہا کہ "ہمارا قصور یہ ہے کہ ہم نے انھیں پلکوں پر بٹھا رکھا ہے۔" پٹھانیہ کا یہ بیان سراسر انڈین ایئر فورس کی توہین اور اس کی حوصلہ شکنی کے مترادف ہے۔

پہلگام دہشت گردانہ حملے کے بعد سے بی جے پی کے کئی لیڈروں نے جس طرح ہندو مسلم بڑھانے والے بیان دیے۔ کرنل صوفیہ قریشی پر مدھیہ پردیش کے ایک بدزبان وزیر اجے شاہ نے رکیک زبانی حملہ کرتے ہوئے انھیں "دہشت گردوں کی بہن" بتایا اسے دوہرانے کی ضرورت نہیں۔ اس بے لگام وزیر پر عدلیہ نے بھلے ہی سخت موقف اختیار کیا ہو لیکن تادم تحریر کسی 'سنسکاری بی جے پی لیڈر' کا کوئی ایسا بیان سامنے نہیں آیا ہے کہ جس سے واضح ہوتا کہ پارٹی کی اعلیٰ قیادت یا ریاست کی بی جے پی حکومت اپنے بے لگام وزیر کے بیان پر شرمندہ ہے اور اس کے خلاف کارروائی کے نام پر کم ازکم تنبیہ کرنے کا بھی ارادہ رکھتی ہے۔ یہ وزیر صوفیہ قریشی کی توہین کے باوجود ابھی تک وزیر ہے، اور اس سے پارٹی یا حکومت نے اس معاملے میں وضاحت تک طلب کرنے کی ضرورت نہیں سمجھی۔ پہلگام حملے میں جان گنوانے والے ونے نروال کا معاملہ بھی سب کے سامنے ہے۔ نروال کی بیوی نے شوہر کی شہادت کے باوجود پہلگام حملے کے بہانے مسلمانوں کو نشانہ بنانے کے واقعات کے خلاف بولتے ہوئے صرف یہ کہا تھا کہ انھیں 'صرف انصاف چاہیے اور وہ ہندو مسلم منافرت نہیں چاہتیں'۔ لیکن ونے نروال کی اہلیہ کے اس بیان پر 'دیش بھکت' اس قدر چراغ پا ہوئے کہ انھوں سوشل میڈیا پر انھیں بری طرح ٹرول کرکے اپنی اوقات بتا دی۔ بی جے پی لیڈروں کی اس معاملے میں بدزبانی میں نیا باب جوڑتے ہوئے پارٹی کے راجیہ سبھا رکن رام چندر جنگاڑا نے بیان دیا کہ 'پہلگام حملے میں اپنے شوہروں کو کھونے والی خواتین میں "ویرانگنا (بہادر خواتین) کا جذبہ، جوش اور دل کی کمی تھی'۔ جنگڑا شاید چاہتے تھے کہ پہلگام میں دہشت گردوں کا مقابلہ مرنے والے افراد کی خواتین کرتیں۔ یہ نہایت کم عقلی اور دوسروں کے درد و مجبوری کو محسوس نہ کرنے والے مزاج کی عکاسی کرنے والا بیان ہے۔ حملے میں شہید ہونے والوں کی اس بیان سے دل آزاری ہی ہوئی ہوگی، لیکن بی جے پی لیڈروں کو اس سے کیا غرض؟ اقتدار میں ہونے کا مطلب اس پارٹی کے لوگ بے لگام بکواس کا حق مانتے ہیں۔ حالانکہ جنگڑا نے بعد میں اس بیان کے لیے معافی مانگی۔ لیکن معاملہ یہاں پر بھی وہی رہا کہ پارٹی قیادت نے اس معاملے پر ان سے جواب طلب کرنے کی ضرورت بھی محسوس نہیں کی۔ صرف یہ کہا کہ جنگڑا کا بیان ان کی ذاتی رائے ہے، اور پارٹی کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔

شہیدوں اور فوج کی خلاف تازہ بیان بی جے پی لیڈر رنویر سنگھ پٹھانیہ کا ہے۔ یہ شخص نہ صرف جموں و کشمیر کے ادھم پور (مغرب) سے بی جے پی کا رکن اسمبلی ہے بلکہ پارٹی کا ترجمان بھی ہے۔ شاید اسی لیے انھیں اپنی زبان پر قابو نہیں ہے۔ بی جے پی میں ایسے ترجمانوں کی کمی نہیں ہے کہ جو جو میڈیا کے سامنے اور سیاسی مباحثوں میں اس حدتک بے قابو ہو جاتے ہیں کہ ادب ولحاظ اور میڈیا کے سامنے لب کشائی کے لیے ضروری پروٹوکول کو بھی بالائے طاق رکھ دیتے ہیں۔ بہرحال جموں و کشمیر کے ان رکن اسمبلی اور پارٹی ترجمان نے اپنے ایک حالیہ بیان میں کہا ہے کہ "آپریشن سندور کے دوران انڈین ایئر فورس کے جوان سو رہے تھے۔" پٹھانیہ نے یہ بھی کہا کہ "ہمارا قصور یہ ہے کہ ہم نے انھیں پلکوں پر بٹھا رکھا ہے۔" پٹھانیہ کا یہ بیان سراسر انڈین ایئرفورس کی توہین اور اس کی حوصلہ شکنی کے مترادف ہے۔ یہ انتہائی شرمناک ہے کہ ایک طرف تو بی جے پی کی مرکز مودی حکومت آپریشن سندور کا کریڈٹ لینے کے لیے پوری مہم چلا رہی ہے۔ اپنی فوج کی شجاعت کی تعریف اور اس معاملے میں فوج کو دیے گئے مبینہ "فری ہینڈ" کا بار بار ذکر کر رہی ہے، دوسری طرف حکمراں جماعت کا کشمیر سے تعلق رکھنے والا ایک رکن اسمبلی اور پارٹی ترجمان یہ دعویٰ کر رہا ہے کہ آپریشن سندور کے وقت ہماری فضائیہ کے جوان سو رہے تھے۔ سوال یہ ہے کہ اگر ہماری فضائیہ کے جوان اپریشن سندور کے وقت سو رہے تھے تو پھر آپریشن کس نے انجام دیا؟ کیا بی جے پی کے 'اندھ بھکت' اور سوشل میڈیا کے بہادر اس آپریشن کو انجام دے رہے تھے؟ کیا حکومت نے سنگھ کے ان کارکنوں کو اس آپریشن کو انجام دینے کے لیے بھیجا تھا کہ جن کے تعلق سے موہن بھاگوت کافی پہلے یہ دعویٰ کر چکے ہیں کہ سنگھ کے سوئم سیوک ضرورت پڑنے پر محاذ جنگ پر جانے کے لیے تیار ہیں۔ اگر فضائیہ کے جوان آپریشن سندور کے وقت سو رہے تھے تو پٹھانیہ کو بتانا چاہیے کہ پھر اس آپریشن کو کس نے انجام دیا؟

دوسری بات یہ کہ مذکورہ آپریشن کے دوران فضائیہ کے جوان کیا کر رہے تھے یہ عوامی بحث کا موضوع نہیں بلکہ خفیہ اطلاعات کا حصہ ہے۔ یہ خفیہ اطلاعات پٹھانیہ کو کہاں سے موصول ہوئیں کہ جس میں فضائیہ کے جوانوں کے بارے میں مذکورہ اطلاعات دی گئی تھیں؟ معمولی باتوں پر مسلم دانشوروں، سیاست دانوں، حکومت کے خلاف لب کشائی کا حوصلہ دکھانے والے دیگر لوگوں کو جس حکومت کے زیر کنٹرول پولیس کے ذریعہ ملک دشمنی اور ملک کی سا لمیت کے لیے خطرہ بتا کر گرفتار کرلیا جاتا ہو اس حکومت میں اگر کوئی رکن اسمبلی آپریشن سندور کے دوران فضائیہ کے جوانوں کی سرگرمیوں کے بارے میں کوئی متنازعہ بیان دے رہا ہے تو اسے ابھی تک گرفتار کرکے یہ کیوں نہیں پوچھا جارہا کہ فوجی جوانوں کی مبینہ بے عملی کی اطلاع اسے کس نے دی؟ اور یہ اطلاع ملنے پر اس نے اسے قومی مفاد میں خفیہ کیوں نہیں رکھا؟ اس لیے کہ اس سے عوام میں اپنی فوج کے خلاف ناراضگی کا اندیشہ تھا اور فوج کی اس طرح کے بے بنیاد بیانوں سے حوصلہ شکنی ہوتی ہے۔

پٹھانیہ ایئرفورس پر مذکورہ الزام لگا کر ہی خاموش نہیں ہوئے، بلکہ انھوں نے اس الزام کے ساتھ ساتھ یہ بھی کہا کہ "ہمارا قصور ہے کہ ہم نے انھیں پلکوں پر بٹھا رکھا ہے۔" پٹھانیہ جیسے لوگ کس طرح اپنے ملک کی فوجوں کو پلکوں پر بٹھاتے ہیں اس کا ثبوت تو خود ان کا مذکورہ بیان ہی ہے۔ فوج کو جس طرح 'اگنی ویر منصوبہ' نافذ کر کے اسے پلکوں پر بٹھایا گیا اس سے کون واقف نہیں۔ اب یہ سوال لاحاصل ہے کہ فوج اور سابق فوجیوں کی بڑی تعداد اس منصوبے کے حق میں تھی یا نہیں۔ بہرحال موضوع بحث اگنی ویر منصوبہ نہیں بلکہ پٹھانیہ کا مذکورہ بیان ہے۔ اگر واقعی پٹھانیہ جیسے لوگ فوج کو پلکوں پر بٹھانے والے ہوتے تو ایئرفورس پر مذکورہ الزام لگانے سے پہلے سو مرتبہ سوچتے اور پارٹی قیادت سے اس کی اجازت لیکر بولتے۔ پٹھانیہ اس معاملے کو میڈیا میں اٹھانے کی بجائے کسی ایسے مناسب پلیٹ فارم پر بھی لے جاسکتے تھے کہ جہاں نہ تو ایئر فورس کی حوصلہ شکنی ہوتی اور آپریشن سندور کے دوران مبینہ لاپرواہی برتنے والے فوجیوں سے بھی مناسب قوانین کے تحت جواب طلبی ہوتی۔ لیکن ایسا کرنے سے پٹھانیہ کو میڈیا میں بدنامی کے راستے مشہور ہونے کا موقع کیسے ملتا؟ دراصل پٹھانیہ اور ان کی پارٹی لیڈروں کی ایک بڑی تعداد ایسے لوگوں پر مشتمل ہے کہ جنھیں ان کے مثبت کارناموں کے سبب کم اور متنازعہ بیانات کے سبب زیادہ لوگ جانتے ہیں۔ ان لوگوں کو اس بات کی قطعی پرواہ نہیں کہ ایسے بیانات ہمارے آئینی اداروں، ہمارے نوکرشاہوں یا ہماری فوج پر کیا اثر ڈالتے ہیں۔ پٹھانیہ کا مذکورہ بیان بھی اسی زمرے میں آتا ہے۔ جب پارٹی میں متنازعہ بیانات دینے کا 'کلچر' عام ہو تو پھر یہ امید لاحاصل ہے کہ پٹھانیہ سے ان کے مذکورہ بیان پر کوئی جواب طلب کیا جائیگا، یا ان کے خلاف کوئی تادیبی کارروائی اس الزام کے تحت کی جائیگی کہ ان کے بیان سے ہماری فضائیہ کی حوصلہ شکنی ہوئی ہے۔

naqvisiraj58@gmail.com
Mobile:9811602330

عیدالاضحیٰ کیلئے بہتر سے بہتر انتظامات یقینی بنائے جائیں

عیدالاضحی کی نماز ۷/جون کو عیدگاہ میں صبح ۱۰/بجے ادا کی جائے گی

لکھنؤ(پریس ریلیز): عیدگاہ لکھنؤ میں اسلامک سنٹر آف انڈیا کے زیر اہتمام عید الاضحیٰ کی تیاریوں کے سلسلے میں ایک اہم میٹنگ عیدگاہ کمیٹی، ضلع انتظامیہ، پولیس کمشنریٹ اور نگر نگم کی ہوئی جس میں علمائے کرام، افسران اور معززین شہر نے شرکت کی۔ امام عیدگاہ لکھنؤ مولانا خالد رشید فرنگی محلی چیرمین اسلامک سنٹر آف انڈیا نے میٹنگ کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عید الاضحیٰ اس سال ۷/جون ۲۰۲۵ء کو ہوگی اس موقع پر مسلمان بڑی تعداد میں عیدگاہ اور متعدد مساجد میں دوگانہ عید ادا کرتے ہیں۔ لہٰذا اس موقع پر ضلع انتظامیہ اور نگر نگم کی ذمہ داری ہے کہ عیدگاہ اور تمام مساجد کے اطراف میں معقول صفائی کرائی جائے، بجلی اور پانی کی سپلائی یقینی بنائی جائے۔ انہوں نے کہا کہ عیدالاضحیٰ کے مبارک موقع پر شہر میں امن وامان اور سلامتی برقرار رکھنے کے پختہ انتظامات کیے جائیں، شر پسند اور سماج دشمن عناصر پر سخت نگاہ رکھی جائے۔ انہوں نے کہا کہ قربانی کے جانوروں کی آمدورفت میں کسی قسم کی رکاوٹ نہ آنے دی جائے۔ قربانی کے تینوں دن ۷/۸/اور ۹ جون ۲۰۲۵ء کو جانوروں کے فضلے اور گندگی صاف کرنے کے خصوصی انتظامات کیے جائیں تاکہ وبائی بیماریاں نہ پھیلیں۔ مولانا نے مسلمانوں سے یہ بھی اپیل کی کہ قربانی کے فوٹو یا ویڈیو کو سوشل میڈیا پر نہ ڈالیں۔ مولانا نے کہا کہ عید الاضحیٰ کی نماز ادا کرنے والوں کو زیادہ سے زیادہ سہولتیں پہنچائی جائیں اور عیدگاہ کے وسیع وعریض میدان اور اس کے اطراف میں صفائی ستھرائی پر خصوصی توجہ کی جائے۔ آوارہ جانوروں کو نماز کے اوقات میں بند رکھا جائے اور وضو کرنے والوں کے لیے پانی کے ٹینکر کا انتظام کیا جائے اور اسی کے ساتھ ساتھ ایمبولینس کی بھی سہولت مہیا کرائی جائے۔

ڈی سی پی ویسٹ وشوجیت شریواستو نے کہا کہ امن وامان قائم رکھنے میں انتظامی افسروں کے ساتھ شہریوں کا تعاون بہت اہم ہوتا ہے۔ اس لیے ہم اس سلسلے میں شہریوں سے بھرپور تعاون کرنے کی درخواست کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کوئی بھی مشتبہ شخص یا مشکوک چیز دیکھ کر فوراً انتظامیہ کو مطلع کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ قربانی کے لیے جانوروں کی آمدورفت میں کسی قسم کی کوئی رکاوٹ نہیں ڈالی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ عوامی جگہوں پر قربانی نہ کی جائے۔ گوشت کو کھلا ہوا نہ لے کر جایا جائے۔ جانوروں کی فضلا اور خون نالیوں میں نہ بہایا جائے۔

انہوں نے کہا کہ اس سلسلے میں قانون پر پوری طرح عمل کیا جائے۔ اے ڈی سی پی ویسٹ دھننجے سنگھ کشواہا نے کہا کہ عیدالاضحیٰ کے سلسلے میں سیکورٹی کے بہتر سے بہتر انتظام کرائے جارہے ہیں اور کسی کو بھی امن وامان کے ساتھ کھلواڑ نہیں کرنے دیا جائے گا۔ سٹی مجسٹریٹ نے کہا کہ شہر کے تمام ذمہ داروں کا ہمیں ہمیشہ تعاون حاصل رہتا ہے اور شہریوں کے ساتھ مل کر ہی ہر تیوہار اس شہر کی گنگا جمنی تہذیب کے مطابق منائے جاتے ہیں۔ چیف وارڈن امرناتھ مشرا نے کہا کہ سول ڈیفنس کی پوری ٹیم اس موقع پر اپنی ڈیوٹی کو انجام دے گی اور اپنی ذمہ داری کو بہتر طریقے سے نبھائے گی۔ اس موقع پر مولانا محمد مشتاق، مولانا عادل ندوی، رفیق احمد، عمران قریشی اور شہاب الدین قریشی مختلف تنظیموں ومحکموں کے ذمہ داران نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ مہمانوں کا استقبال منیب علوی، محمد کلیم خاں اور عدنان خان نے کیا اور شکریہ مولانا نعیم الرحمٰن صدیقی نے ادا کیا۔ میٹنگ کی نظامت مولانا محمد سفیان نظامی نے کی۔ مولانا خالد رشید فرنگی محلی نے بتایا کہ عید الاضحیٰ کی نماز ۷/جون ۲۰۲۵ء کو عیدگاہ میں دس بجے صبح (10:00) ہوگی۔

عیدالاضحیٰ کے پیش نظر صحابہ ایکشن کمیٹی کا قربانی کے مقامات پر صفائی اور سوشل میڈیا پر احتیاط برتنے کی اپیل

لکھنؤ، (پریس ریلیز): عیدالاضحیٰ (بقرعید) کی آمد کے پیش نظر صحابہ ایکشن کمیٹی کے صدر عبدالوحید فاروقی نے عوام الناس سے قربانی کے عمل میں ذمہ داری، صفائی، مذہبی وقار اور سماجی ہم آہنگی کا خاص خیال رکھنے کی اپیل کی ہے۔ عبدالوحید فاروقی نے کہا کہ عیدالاضحیٰ ایثار، قربانی اور خلوصِ نیت کا تہوار ہے، اس لیے قربانی کا عمل صرف خدا کی رضا کے لیے ہونا چاہیے، نہ کہ دکھاوے یا نمائش کے لیے۔ انہوں نے خاص طور پر نوجوانوں سے گزارش کی کہ قربانی کی تصاویر یا ویڈیوز کو سوشل میڈیا پر شیئر کرنے سے گریز کریں، کیونکہ یہ نہ صرف عبادت کی روح کے خلاف ہے بلکہ سماجی طور پر بھی غیر مناسب تصور کیا جاتا ہے۔

انہوں نے زور دے کر کہا کہ قربانی ہمیشہ گھروں یا مقامی انتظامیہ کی طرف سے متعین کردہ مخصوص مقامات پر ہی کی جائے۔ کھلے میدانوں یا عام راستوں پر قربانی سے گریز کیا جائے تاکہ کسی کو پریشانی نہ ہو اور صفائی کا نظام متاثر نہ ہو۔ قربانی کے بعد جانوروں کی باقیات کو سڑکوں یا گلیوں میں نہ پھینکا جائے بلکہ صرف میونسپل کارپوریشن کے کوڑے دانوں میں ہی ڈالیں تاکہ شہر کی صفائی برقرار رہے اور کوئی ناخوشگوار صورت حال پیدا نہ ہو۔

صدر صحابہ ایکشن کمیٹی نے کہا کہ عیدالاضحیٰ کے موقع پر برادرانِ وطن کے جذبات کا خاص خیال رکھا جائے۔ اسلام میں پڑوسیوں کے حقوق کی بڑی اہمیت ہے، اس لیے اپنے آس پاس رہنے والوں کے جذبات، آرام اور سہولت کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔ انہوں نے عید کی نماز کے انتظامات پر بھی روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ اگر کسی مسجد یا عیدگاہ میں گنجائش نہ ہو تو سڑکوں یا کھلے مقامات پر نماز ادا کرنے کے بجائے قریبی دوسری مساجد یا عیدگاہوں کا رخ کریں تاکہ امن و امان قائم رہے اور عوام کو کسی دقت کا سامنا نہ ہو۔ فاروقی نے عوام کو تاکید کی کہ اگر کوئی شر پسند عناصر کسی بھی طرح کی شرانگیزی یا اشتعال انگیزی کی کوشش کریں تو اس کا جواب دینے کے بجائے فوراً متعلقہ پولیس یا انتظامیہ کو اطلاع دیں۔ ساتھ ہی صحابہ ایکشن کمیٹی نے عوام کو یقین دلایا کہ کسی بھی پریشانی یا شکایت کی صورت میں کمیٹی کا ہیلپ لائن نمبر 9305362954 ہر وقت عوام کی خدمت کیلئے دستیاب ہے۔ فاروقی نے آخر میں تمام اہل ایمان کو عیدالاضحیٰ کی مقدس گھڑیوں کی مبارکباد پیش کرتے ہوئے امید ظاہر کی کہ یہ تہوار محبت، امن اور مذہبی ہم آہنگی کا پیغام لے کر آئے گا۔

عید الاضحیٰ ہیلپ لائن

اسلامک سنٹر آف انڈیا، لکھنؤ

سوال: قربانی کے گوشت کو کس طرح استعمال کرنا چاہئے؟
جواب: افضل ہے کہ قربانی کے گوشت کے تین حصے کیے جائیں، پہلا حصہ غریب ومساکین کے لیے، دوسرا حصہ رشتہ دار ودوست احباب کے لیے اور تیسرا اپنے لیے رکھنا چاہئے۔
سوال: کیا قربانی اپنے مکان پر کرنا ضروری ہے؟
جواب: قربانی اپنے مکان پر کرنا بہتر ہے، اگر دوسری جگہ کردی جائے تب بھی ہوجائے گی۔
سوال: کیا قربانی کرنے والے پر اس کا گوشت کھانا ضروری ہے؟
جواب: بہتر ہے ضروری نہیں۔
سوال: قربانی کے جانور کی چربی سے اگر صابن بنایا جائے تو کیا جائز ہے؟
جواب: جائز ہے۔
سوال: قربانی کس وقت تک کر سکتے ہیں؟
جواب: ۱۰/ذی الحجہ سے لے کر ۱۲/ذی الحجہ کو غروب آفتاب سے قبل تک کر سکتے ہیں۔

مسائل شرعیہ اکیڈمی کانپور

سوال: کیا بینائی کھوئے ہوئے جانور کی قربانی جائز ہے؟
جواب: جو جانور اندھا ہو یا کانا ہو، یا اس کی ایک آنکھ کی تہائی روشنی (بینائی) یا اس سے زیادہ چلی گئی ہو تو اس کی قربانی جائز نہیں ہے۔
سوال: اگر اجتماعی قربانی میں قربانی کرنے کے بعد رقم بچ جائے تو بقیہ رقم پر کیا حکم ہے؟
جواب: اگر اجتماعی قربانی میں قربانی کرنے کے بعد رقم بچ جائے تو بقیہ رقم واپس کرنا لازم ہوگا، رقم جمع کرنے والوں کی اجازت کے بغیر بچی ہوئی زائد رقم اجتماعی قربانی کرنے والوں کیلئے رکھنا جائز نہیں ہوگا۔ ہاں اجتماعی قربانی کرنے والا اجرت کے طور پر کچھ لینا چاہیں تو ابتدا ہی سے متعین کر کے لے سکتے ہیں بعد میں نہیں۔
سوال: کیا کسی دوسرے کی واجب قربانی کی ادائیگی کیلئے اس سے اجازت لینا ضروری ہے، اگر نہ لی جائے تو اس کی صورت کیا ہوگی؟
جواب: اگر کوئی شخص دوسرے آدمی کی واجب قربانی کرنا چاہے تو اس سے اجازت لینا ضروری ہے، ورنہ اجازت کے بغیر قربانی کرنے کی صورت میں دوسرے کی واجب قربانی ادا نہیں ہوگی۔ ہاں اگر کسی جگہ یہ رواج ہو کہ شوہر اپنی بیوی یا باپ اپنی بالغ اولاد کی طرف سے قربانی کر دیا کرتا ہے، اور بیوی اور اولاد کو بھی یہ بات معلوم ہو تو اس عرف ورواج کی وجہ سے ان کی طرف سے واجب قربانی درست ہو جائے گی، صریح اجازت لینا ضروری نہیں ہوگی، بلکہ عرف ورواج کافی ہو جائے گا۔ اور جہاں پر یہ عرف نہ ہو تو واجب قربانی کیلئے صریح اور صاف طور پر اجازت لینا ضروری ہے ورنہ قربانی ادا نہیں ہوگی۔

جرائم میں ملوث واجد کو ضلع بدر کرنے کے بعد شالیمار گارڈن کے علاقے کے لوگوں نے راحت کی لی سانس

باغپت (حسن) ملزم واجد ولد فہیم الدین ساکن شالیمار گارڈن تھانہ علاقہ 2TFT پلاٹ نمبر 4 شیو نام گروپ ہاؤسنگ شالیمار گارڈن ٹرانس ہنڈن کا رہائشی ہے۔ وہ گاؤں (سکا ادریش پور تھانہ باروٹ ضلع باغپت) کا رہنے والا ہے۔ اس کے خلاف نصف درجن سے زیادہ فوجداری مقدمات درج ہیں۔ مسلسل بڑھتی ہوئی مجرمانہ سرگرمیوں کے پیش نظر انتظامیہ نے واجد کے خلاف سخت کارروائی کی ہے۔ غازی آباد پولس نے مجرموں کو سخت وارننگ دیتے ہوئے کہا ہے کہ اب اتر پردیش کے مجرموں کو اچھی طرح جان لینا چاہیے کہ غنڈہ گردی اب کام نہیں کرنے والی ہے۔ انتظامیہ غنڈوں کو کسی صورت معاف نہیں کرے گی۔ غازی آباد پولیس نے کہا ہے کہ غنڈے یا تو غنڈہ گردی چھوڑ دیں یا جیل چلے جائیں ورنہ انہیں بخشا نہیں جائے گا۔ واجد یہ کھیل کھیل رہا تھا کہ جب غازی آباد پولیس نے اس پر دباؤ ڈالا تو واجد بھاگ کر اپنے گاؤں سکہ تھانہ بیروٹ جنپت باگپت چلا جاتا اور جب باگپت پولس نے اس پر دباؤ ڈالا تو وہ شالیمار گارڈن غازی آباد چلا جاتا اور آخر کار غازی آباد پولیس نے کارروائی کرتے ہوئے ضلع بدر کر دیا۔ واجد کی اہلیہ شبنم بھی فوجداری مقدمات میں پیچھے نہیں ہیں۔ ان تمام معاملات کو مدنظر رکھتے ہوئے، واجد کو غنڈہ عناصر قرار دیا گیا ہے اور اس کے خلاف کارروائی کی گئی ہے۔ مقامی لوگوں نے انتظامیہ کے اس اقدام کا خیر مقدم کیا ہے۔ لوگوں نے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ اس علاقے میں امن وسلامتی کا احساس مضبوط ہوا ہے۔

اردو شاعری نے ہمیشہ دلوں کو جوڑنے کا کام کیا ہے: عبدالکریم ایڈوکیٹ

سلطانپور (نامہ نگار): اردو شاعری نے ہمیشہ دلوں کو جوڑنے کا کام کیا ہے اردو زبان کی شیرینی اور شائستگی کا جادو سر چڑھ کر بولتا ہے۔ مذکورہ خیالات کا اظہار سینیر ایڈوکیٹ عبد الکریم ایڈوکیٹ نے گزشتہ شام اقبال ویلفیر اینڈ ایجوکیشنل سوسائٹی سلطانپور کی جانب سے منعقدہ ایک شعری نشست کی صدارت کرتے ہوئے کیا۔ اس شعری نشست میں مہمان خصوصی کے طور پر حاجی ایوب خان ایڈوکیٹ شریک ہوئے اور نظامت کے فرائض عامل سلطانپوری نے انجام دئے۔ شعری نشست میں پڑھے جانے والے چند اشعار نذر قارئین ہیں۔

لائی ہم کو کہاں سے کہاں زندگی
امتحاں دے رہی ہے جہاں زندگی
ڈاکٹر وجیہ القمر

مذہب عشق میں نفرت کا تصور ہے حرام
دل کی دنیا میں کہاں دیر وحرم ہوتا ہے
کوثر زیدی

شعر گوئی میں ڈوب کر دیکھیں
کون کتنا بڑا سکندر ہے
عامل سلطانپوری

ساری دنیا چاند سے آگے جا پہونچی ہے
آپس میں ہم کافر کافر کھیل رہے ہیں
ڈاکٹر شاہنواز عالم

ساقیا جام نظر بھر کے پلا دے مجھکو
بادۂ چشم غزالہ سے خمار آ جائے
غفران اللہ قمر

پر خطر زندگی کی راہوں میں
توہی تو ہے مری نگاہوں میں
شعیب بادل سلطانپوری

سخت لہجہ عجب سی باتیں ہیں
آجکل کیوں خفا سا لگتا ہے
ارشد انور

یاد اسکی کبھی جو آئی ہے
زندگی میری مسکرائی ہے
سفیان سلطانپوری

اسکے علاوہ ہنر سلطانپوری، گہر سلطانپوری، لئیق اثر سلطانپوری، توحید سلطانپوری اور جانب سلطانپوری سمیت دیگر شعرا شریک ہوئے۔

جعل سازی اور ٹھگی کا الزام رکھنے والے ملزم کی پیشگی ضمانت منظور

سلطانپور (نامہ نگار): معاملہ کوتوالی شہر کا ہے جہاں برہما دین، رام بجیون گوڑ اور بھیم گوڑ پر جعل سازی کرنے ٹھگی کرنے اور غلط طور پر زمین کا بیع نامہ کرنے کا الزام تھا۔ ان پر لگی دفعات کی رو سے انکا جیل جانا طے تھا لیکن ان سبھی کی پیشگی ضمانت کے لئے ایڈوکیٹ معین خان نے ایس ٹی ایف اول جلال اکبر کی عدالت میں درخواست کی اور مضبوط دلائل پیش کئے۔ ایڈوکیٹ معین کے دلائل کو سن کر قابل جج جلال اکبر نے سبھی ملزمان کی پیشگی ضمانت منظور کرلی۔

NATIONAL / INTERNATIONAL

غزہ میں اسرائیلی کارروائیاں، 20 قیدی ہلاک؛ 54 کی زندگی خطرے میں: اسرائیلی اخبار

تل ابیب (ایجنسی): اسرائیلی اخبار "ہارٹز" نے ایک تحقیقی رپورٹ میں انکشاف کیا ہے کہ 7 اکتوبر 2023ء سے غزہ میں جاری اسرائیلی فوجی کارروائیوں کے دوران کم از کم 20 اسرائیلی قیدی ہلاک ہو چکے ہیں۔ اخبار نے ایک فوجی ذریعے کے حوالے سے بتایا کہ "اگرچہ فوج کا دعویٰ ہے کہ وہ مغویوں کی حفاظت کے لیے ہر ممکن کوشش کر رہی ہے، تاہم زمینی حقائق ظاہر کرتے ہیں کہ ان آپریشنز نے 54 قیدیوں کی جانوں کو خطرے میں ڈال دیا، جن میں سے کم از کم 20 قیدی ہلاک ہو چکے ہیں۔" ذرائع کے مطابق کئی مواقع پر غزہ میں ان اہداف کو نشانہ بنایا گیا جہاں قیدیوں کی موجودگی کی تصدیق نہیں کی گئی تھی۔

رپورٹ میں اپریل میں پیش آنے والے ایک واقعے کا بھی ذکر کیا گیا ہے، جب اسرائیلی فوج نے ایک ایسی عمارت پر بمباری کی جس کے نیچے موجود ایک سرنگ میں دو قیدی، عیدان الیگزینڈر (جو مئی میں رہا ہو گیا تھا) اور یتان تسنجاؤکر موجود تھے۔ بمباری سے سرنگ کا ایک حصہ منہدم ہو گیا، جو ان کی ہلاکت کا سبب بن سکتا تھا، مگر دونوں بال بال بچ گئے۔ تحقیقی رپورٹ کے مطابق اسرائیلی فوج خود تسلیم کرتی ہے کہ قیدیوں کا درست سراغ لگانا انتہائی مشکل ہے، کیونکہ وہ مسلسل مقام تبدیل کرتے رہتے ہیں اور جو انٹیلی جنس معلومات دستیاب ہوتی ہیں وہ محض وصولی کے وقت تک ہی قابل بھروسا ہوتی ہیں۔

اگرچہ ایک خصوصی آپریشن روم چوبیس گھنٹے ان علاقوں کی نگرانی پر مامور ہے جہاں قیدیوں کی موجودگی کا شبہ ہو، لیکن رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ "جب بھی حملوں کی شدت میں اضافہ ہوتا ہے، قیدیوں کو لاحق خطرات بھی بڑھ جاتے ہیں۔" تحقیق میں انکشاف کیا گیا کہ ہلاک ہونے والے بعض قیدی براہ راست بمباری کا نشانہ بنے، جبکہ دیگر کو ان کے اغوا کاروں نے اس وقت مار دیا جب انہیں خدشہ ہوا کہ اسرائیلی فوج ان کے قریب پہنچ گئی ہے۔ قیدیوں کے اہل خانہ نے فوج پر الزام عائد کیا ہے کہ وہ حملے کرنے سے قبل یہ یقینی نہیں بناتی کہ متعلقہ مقامات پر ان کے پیارے موجود نہیں ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ فوجی حکمت عملی میں قیدیوں کی حفاظت کو ترجیح نہیں دی جاتی۔ تل ابیب کے اندازوں کے مطابق اس وقت بھی تقریباً 58 اسرائیلی قیدی غزہ میں موجود ہیں، جن میں سے صرف 20 کے زندہ ہونے کا امکان ہے۔ اسرائیلی اپوزیشن اور قیدیوں کے اہل خانہ وزیر اعظم بنجمن نیتن یاہو پر تنقید کر رہے ہیں کہ وہ حکومت میں دائیں بازو کی جماعتوں کے دباؤ اور اپنے سیاسی مفادات کی خاطر جنگ کو طول دے رہے ہیں۔

انجمن اردو ادب گنگوہ کے زیر اہتمام طرحی شعری نشست کا انعقاد

گنگوہ۔ (نامہ نگار) انجمن اردو ادب گنگوہ کے زیر اہتمام گزشتہ شب محلّہ الٰہی بخش سرائے حضرت قطب عالم میں واقع حکیم شفیق منزل میں ایک طرحی شعری نشست منعقد کی گئی۔ جس کی صدارت استاد شاعر نسیم انور ایوبی نے اور نظامت ڈاکٹر یوسف رشید عرشی نے کی۔ اس شعری نشست کا آغاز نعت پاک سے ہوا۔ اس ماہ کی طرحی نشست کے لئے مصرعہ طرح 'بہاریں ہم کو ڈھونڈینگی نہ جانے ہم کہاں ہونگے' دیا گیا تھا، جس پر شعراء حضرات نے گرہ بندی کرتے ہوئے اپنے شاعرانہ کلام پیش کئے۔ کچھ چنندہ اشعار نذر قارئین ہیں۔

جبینِ شوق کے سجدوں کو میرے ہے یقیں یارب
اشارے تیری رحمت کے کبھی تو مہرباں ہونگے
واصل خان گنگوہی

ہمیں اس خاک کی گٹھری نے وقتاً باندھ رکھا ہے
ذرا سی ایک گرہ چھوٹی اور ہم لامکاں ہونگے
محمد اسامہ

وہ آئینگے ہمارے گھر مگر ہم نہ وہاں ہونگے
بہاریں ہم کو ڈھونڈینگی نہ جانے ہم کہاں ہونگے
یوسف رشید عرشی

نہتوں پر ستم ڈھاؤ اکیلوں پر کرو حملے
گزر جانے دو کچھ پل، تم زمیں ہم آسماں ہونگے
نسیم انور ایوبی

تڑپنا اور تڑپانا اسی کو عشق کہتے ہیں
کبھی وہ مہرباں ہونگے، کبھی نہ مہرباں ہونگے
ماسٹر لیئین اکرم

تو لافانی ہے لَمْ یَزَلْ، تجھی پر بس بھروسہ ہے
یہ فرقت کے لمحے آخر ہمارا امتحاں ہونگے
ڈاکٹر عارف رشید

تم ان کو ڈھونڈتے پھرتے ہو یارو آسمانوں میں
وہیں پر بجلیاں ہونگی جہاں پر آشیاں ہونگے
یونس رہبر قریشی

ان کے علاوہ شاہ اشفاق قدوسی، شبر، شعیب، امن، محمد عارف، زاہد، عمیر ایوبی نے بھی شاعرانہ کلام پیش کئے۔ قبل ازیں گزشتہ دنوں ہوئے شاعر اور ادیب ڈاکٹر عارف رشید کی اہلیہ کے انتقال پر انہیں خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے شاعروں نے چند شاعرانہ کلام پیش کئے اور ان کے لئے ایصال ثواب کیا گیا۔ زاہد حسن، ارشد، محمد ناصر اور ازہر میاں قدوسی، فرید، تحسین وغیرہ بھی موجود رہے۔

امریکی ایلچی کی تجویز پر فلسطینی گروپوں سے مشاورت کر رہے ہیں: حماس

غزہ (ایجنسی): حماس نے کہا ہے کہ وہ فلسطینی فورسز اور گروپوں سے جنگ بندی کی اس تجویز کے بارے میں مشاورت کر رہی ہے جو اسے حال ہی میں وٹکوف سے ثالثوں کے ذریعے موصول ہوئی تھی۔ اسرائیلی اخبار "یدیعوت احرونوت" نے رپورٹ کیا کہ اسرائیل نئے منصوبے کو قبول کرنے کی طرف جھکاؤ رکھتا ہے لیکن حماس کو تحفظات ہیں۔ حماس کے تحفظات بنیادی طور پر جنگ کے خاتمے کے عزم کی کمی کی وجہ سے ہیں۔

سینئر اسرائیلی حکام کا کہنا تھا کہ اسرائیل اس منصوبے کو قبول کرے گا لیکن یہ قطعی طور پر نہیں ہے کہ حماس اسے قبول کر لے گی۔ ان کے مطابق اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ اس منصوبے میں لڑائی ختم کرنے کا عزم شامل نہیں ہے۔ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جو حماس کی قیادت کے اندر متنازع رہتا ہے۔ اسرائیلی اخبار "یدیعوت احرونوت" نے رپورٹ کیا ہے کہ سینئر حکام نے اندازہ لگایا ہے کہ اگر حماس یہ تجویز قبول کر لیتی ہے تو وہ نیتن یاہو کی حکومت کو گرانے میں کامیاب ہو سکتی ہے۔ حکام نے مزید کہا کہ سموٹریچ اور بن گویر جیسے وزرا اس تجویز پر اعتراض کر سکتے ہیں لیکن ان کے پاس حکومت کو تحلیل کرنے کی کوئی حقیقی وجہ نہیں ہے۔ کیونکہ یہ منصوبہ اصل میں امریکی ایلچی وٹکوف کا ہے۔

نیا منصوبہ فلسطین کی جانب ایک تزویراتی تبدیلی کو تقویت دے رہا ہے۔ یہ تبدیلی بظاہر غزہ کی پٹی میں اسرائیل کی طرف سے فوجی دباؤ کی وجہ سے ہے اور شاید اس لیے بھی آ رہی ہے کہ اس وقت انسانی امداد ایک امریکی کمپنی کی طرف سے تقسیم کی جا رہی ہے۔ اس تزویراتی تبدیلی نے حماس کی قیادت کے کچھ حصوں کو دشمنی کے مکمل خاتمے کے اپنے مطالبے سے پیچھے ہٹنے پر اکسایا ہے، یہ ان کی سابق پوزیشنوں کے مقابلے میں ایک "ڈرامائی" تبدیلی ہے۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ اسرائیل اپنی تزویراتی کامیابیوں سے دستبردار نہیں ہوگا۔ یہ فلاڈیلفی کوریڈور پر رہے گا لیکن موراگ کوریڈور سے پیچھے ہٹ جائے گا۔ معاہدے کے نفاذ کے پہلے دن اسرائیل نتساریم کوریڈور کے شمال میں حال ہی میں قبضے والے علاقوں سے اور ساتویں دن ان علاقوں سے دستبردار ہو جائے گا جن پر اس نے کوریڈور کے جنوب میں قبضہ کیا تھا۔

اسرائیل نے بھی اصل منصوبے میں شامل 40 سے 45 دن کی جنگ بندی کے موقف سے پیچھے ہٹ کر 60 دن کی مدت پر رضامندی ظاہر کی ہے لیکن اس لڑائی ختم کرنے کا مطالبہ تسلیم نہیں کیا۔ اسرائیل کو اقوام متحدہ کے ذریعے انسانی امداد کی تجدید کو ماننے پر مجبور کیا گیا ہے حالانکہ اس منصوبے کے آرٹیکل 4 میں یہ شرط رکھی گئی ہے کہ امداد صرف عام شہریوں تک پہنچائی جائے گی نہ کہ حماس کو دی جائے گی۔ تاہم اسرائیلی ذرائع بتاتے ہیں کہ ماضی کا تجربہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ اقوام متحدہ کے ذریعے فراہم کی جانے والی امداد حماس کے ہاتھ میں چلی جاتی ہے۔

دعوت ابراہیم ہمارے لئے مشعل راہ: مولانا محمد کامل ندوی

مسجد عثمان کوپے پور میں نوبل ایجوکیشنل فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام درسِ قرآن و تقسیم انعامات

بھلسر، ایودھیا (نامہ نگار): نوبل ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام مسجد عثمان کوپے پور میں ایک پُروقار محفل درسِ قرآن و تقریب تقسیمِ انعامات منعقد کی گئی جس کی صدارت مولانا زید احمد ندوی نے کی۔ اس موقع پر درس قرآن کی نشست سے مولانا محمد کامل ندوی نے قرآن مجید کی آیات کی روشنی میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی حیاتِ طیبہ پر تفصیلی گفتگو کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ نہ صرف ایک سچے موحد بلکہ غیر معمولی عزم واستقلال کے حامل پیغمبر تھے۔ ان کی قوم نے ان کی دعوتِ حق کو قبول کرنے کے بجائے ان پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑ دیے، یہاں تک کہ انہیں دہکتی ہوئی آگ میں ڈال دیا گیا لیکن اللہ تعالیٰ کے حکم سے وہ آگ ٹھنڈی ہو گئی اور سلامتی کا ذریعہ بن گئی۔ یہ واقعہ ہمیں یہ پیغام دیتا ہے کہ اگر توحید کا پیغام اخلاص کے ساتھ پہنچایا جائے تو اللہ کی مدد ونصرت ضرور آتی ہے۔

مولانا نے عشرہ ذوالحجہ اور قربانی کے فلسفے پر بھی مفصل خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ قربانی محض ایک رسمی عمل نہیں، بلکہ یہ اطاعت، تسلیم ورضا، اور اللہ کے حکم پر سرِ تسلیم خم کرنے کی عملی تعبیر ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی ہمیں وفاداری، تقویٰ اور خالص اطاعت کا عظیم سبق دیتی ہے۔ درس قرآن کے اختتام پر نوبل ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر فاؤنڈیشن کے تحت چلنے والے مکتب دینیات کی طالبہ ام ہانی بنت توسیر احمد کا ناظرہ قرآن مکمل ہوا نیز مکتب کے ہونہار طلبہ وطالبات میں انعامات تقسیم کیے گئے، جس میں مکتب کی طالبات فریحہ بنت نجم الدین، مریم بنت توفیق احمد اور عائشہ خان بنت محمد کمال نے بالترتیب اول، دوم، سوم انعام حاصل کیا۔ اس موقع پر مولانا صدیق اکبر فہد ندوی، مولانا احتشام الحق ندوی، مولانا عبداللہ ندوی، قاری حامد اللہ صدیقی، ڈاکٹر عبید روشن، محمد فیضان رضا، محمد عفان رضا نے مہمان خصوصی کے طور پر شریک محفل ہوئے اور بچوں کی حوصلہ افزائی فرمایا جبکہ گاؤں کی معزز شخصیات میں حاجی مجاہد حسین، احمد اللہ پردھان، محمد شعبان، توفیق احمد سونو، خطیب احمد، توسیر احمد سمیت بڑی تعداد میں لوگ شریک محفل رہے۔ شرکاء نے درس قرآن کو روح کی بالیدگی کا باعث قرار دیا اور مکتب دینیات کی تعلیمی واصلاحی سرگرمیوں کو سراہا۔ آخر میں مولانا زید ندوی نے شرکاء محفل کا شکریہ ادا کیا۔

"لوہیانامہ" میں چھپے ہوئے مضامین اور مراسلات میں ظاہر کئے گئے خیالات سے ایڈیٹر، نیوز ایڈیٹر، پرنٹر، پروپرائٹر کا متفق اور جواب دہ ہونا ضروری نہیں ہے، اس اخبار سے متعلق کوئی بھی قانونی کارروائی صرف لکھنؤ کی مجاز عدالت یا فورم میں کی جاسکتی ہے۔
قارئین کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ اخبار میں شائع ہونے والے کسی بھی اشتہار کے سلسلہ میں اخراجات، معاملات یا لین دین کرنے سے قبل ذاتی طور پر اطمینان کر لیں۔ آپ کا محبوب روزنامہ اشتہارات میں شائع ہونے والے مود کی حقانیت اور دعوؤں کی سچائی سے قطعی واقف نہیں ہوتا۔ مشتہرین جو بھی مواد اور دعوے مشتہر کرتے ہیں ان کی ادارہ تائید یا توثیق نہیں کرسکتا، لہٰذا ان کے تعلق سے ادارہ لوہیانامہ کے مالک، پرنٹر، پبلشر اور ایڈیٹر قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے۔ (ادارہ لوہیانامہ)

روزنامہ لوہیانامہ، پرنٹر، پبلشر و پروپرائٹر: جاوید احمد نے دکشتا آفسیٹ 105/128، پھولباغ، کھٹیانہ حسین گنج، لکھنؤ (یوپی)-01 سے چھپوا کر 155/239 بھیڑی منڈی، مولوی گنج، لکھنؤ شائع کیا، ایڈیٹر: جاوید احمد
PRINTER, PUBLISHER & OWNER : JAVED AHMAD PRINTED AT: DAXITA OFFSET 105/128 PHOOLBAGH, KHATIYANA HUSAINGANJ, LUCKNOW (U.P.)-01 AND PUBLISHED FROM-155/239 bhedi mandi molvi ganj, Lucknow (U.P.)-226018, EDITOR:JAVED AHMAD,
Mob. 9999422966 Phone:0522-4332403 E-mail:lohiyanama84@rediffmail.com, Website:www.lohianama.com

2027 میں اکھلیش یادو بنیں گے یوپی کے وزیر اعلیٰ

سماج وادی پارٹی کو اسمبلی الیکشن میں تقریباً 210 سیٹیں ملنے کی امید: اودھ اوجھا

لکھنؤ (ایجنسی): بی جے پی، ایس پی، کانگریس، بی ایس پی اور عام آدمی پارٹی سمیت دیگر علاقائی پارٹیوں نے اترپردیش اسمبلی انتخابات 2027 کے لیے اپنی پوری تیاری شروع کر دی ہے۔ ابھی کچھ دن پہلے، آپ کے رکن اسمبلی سنجے سنگھ نے اودھ اوجھا کے ساتھ لکھنؤ میں پریس کانفرنس کی تھی۔ دونوں لیڈروں نے اترپردیش کی بی جے پی حکومت اور مرکزی حکومت پر شدید حملہ کیا۔ اس دوران AAP لیڈر اودھ اوجھا کا ایک ویڈیو سوشل میڈیا پر تیزی سے وائرل ہو رہا ہے، جو باغپت ضلع کے پھولہار گاؤں کا بتایا جاتا ہے۔ اس ویڈیو میں اودھ اوجھا بڑا دعویٰ کر رہے ہیں۔

سوشل میڈیا پر وائرل ہو رہی ویڈیو میں اودھ اوجھا یہ دعویٰ کر رہے ہیں۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ یوپی اسمبلی انتخابات 2027 میں اکھلیش یادو دوبارہ وزیر اعلیٰ بنیں گے، میں پھولہار گاؤں میں یہ دعویٰ کرنے جا رہا ہوں۔ اوجھا نے کہا کہ یوپی انتخابات 2027 میں سماج وادی پارٹی (اکھلیش یادو) کو تقریباً 210 سیٹیں ملیں گی۔ سابق صارف شیوم یادو کی جانب سے شیئر کیے گئے اودھ اوجھا کی ویڈیو پر طرح طرح کے تبصرے آ رہے ہیں۔ راہول سنگھ نامی ایک سابق صارف نے لکھا ہے کہ یہ بکلوا اروند کیجریوال کو دہلی کا وزیر اعلیٰ بنانے کی کوشش بھی کر رہا تھا۔ ویسے اکھلیش یادو بھی سی ایم بنیں گے۔ اس کے بعد ایک ہنسنے والا ایموجی شامل کیا گیا ہے۔ شیخ نثار ایکس صارف نے شعر کے ذریعے کہا کہ جہاں اصول خطرے میں ہوں وہاں لڑنا ضروری ہے۔ زندہ ہیں تو زندہ نظر آنا ضروری ہے۔ اگر کچھ غلط ہوا ہے، ہو رہا ہے، یا ہونے والا ہے، تو اس کے خلاف آواز اٹھانا آپ کو زمین پر "ایک سچا آدمی" بناتا ہے۔ ساتھ ہی اتل تیواری ایکس صارف نے لکھا ہے کہ وہ کبھی گاؤں کا سربراہ بھی نہیں بن پائیں گے۔ صارف اشونی چودھری نے لکھا کہ الحمدللہ، اسے اسی طرح جیتو جس طرح اس نے تمہیں دہلی میں جتوایا تھا۔

جس دن راہل گاندھی ملک کی قیادت کریں گے، اس دن پاکستان مقبوضہ کشمیر ہندوستان کا حصہ بن جائے گا: پرمود تیواری

لکھنؤ (ایجنسی):
''جس دن راہل گاندھی کے ہاتھ میں ملک کا اقتدار ہوگا، اور انھیں ہندوستان کے لیے فیصلے لینے کا اختیار ہوگا، اس دن پاکستان کے قبضے والا کشمیر ہندوستان کا حصہ ہوگا۔ یہ میرا یقین ہے، کیونکہ وہ بہت پُرعزم شخص ہیں۔'' یہ بیان 30 مئی کو کانگریس رکن پارلیمنٹ پرمود تیواری نے میڈیا کے سامنے دیا۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ کچھ ایسا ہی بیان گزشتہ دنوں تلنگانہ کے وزیر اعلیٰ ریونت ریڈی نے بھی دیا تھا۔ پرمود تیواری نے لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی کو ایک 'باہمت لیڈر' بتایا۔ انھوں نے کہا کہ میں صاف طور پر پورے اعتماد کے ساتھ کہنا چاہتا ہوں کہ راہل گاندھی نے، خاص طور سے کنیا کماری سے کشمیر تک اپنی 'بھارت جوڑو یاترا' کے بعد، خود کو ایک بہادر، پُرعزم اور باہمت لیڈر کی شکل میں قائم کیا ہے۔ ساتھ ہی وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ ''ان کے پاس طاقت، ہمت اور عزم ہے۔ جس دن وہ اس ملک کی قیادت کریں گے، اس دن پاکستان مقبوضہ کشمیر آزاد ہو جائے گا اور ہندوستان کا حصہ بن جائے گا۔ مجھے پورا یقین ہے کہ ایسا ہوگا۔'' پرمود تیواری سے قبل تلنگانہ کے وزیر اعلیٰ نے حیدر آباد کے نظام پیٹ میں کانگریس کی 'جئے ہند یاترا' پروگرام کے دوران کچھ ایسا ہی تبصرہ کیا تھا۔ انھوں نے کہا تھا کہ اگر راہل گاندھی ہوتے تو وہ حالات کو الگ طرح سے ہینڈل کرتے۔ اگر راہل گاندھی وزیر اعظم ہوتے، تو وہ پاکستان مقبوضہ کشمیر کو واپس لے آتے۔ پی ایم مودی کے تعلق سے ریونت ریڈی نے کہا تھا کہ وہ 1000 روپے کے ایکسپائر نوٹ کی طرح ہیں۔ ہمیں راہل گاندھی جیسے لیڈران کی ضرورت ہے۔

بی جے پی مہنگائی کی چیمپئن ہے: اکھلیش

لکھنؤ (ایجنسی): سماج وادی پارٹی کے قومی صدر اور سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو نے کہا ہے کہ بی جے پی مہنگائی کی چیمپئن ہے۔ بی جے پی حکومت کو پہلے 'منافع خوری' کو کم کرنا چاہیے اور 'بی جے پی کے عطیات' کو ختم کرنا چاہیے اور پھر مہنگائی کو کم کرنے کی بات کرنی چاہیے۔ مسٹر اکھلیش یادو نے کہا کہ خوردنی تیل پر درآمدی ڈیوٹی میں کمی سے عوام کو بھی فائدہ اٹھانا چاہئے نہ کہ صرف گھریلو پروڈیوسروں کو۔ اگر قیمت کم ہو رہی ہے تو خوردہ قیمت بھی کم ہونی چاہیے۔ کیا یہ ممکن ہے کہ یہ سطحی درآمدی ڈیوٹی میں کمی صرف چند خاص درآمد کنندگان اور پروڈیوسرز کے فائدے کے لیے ہو نہ کہ عوام کے لیے؟ انہوں نے کہا کہ کم از کم اس سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ بی جے پی حکومت نے یہ تسلیم کر لیا ہے کہ بڑھتی ہوئی مہنگائی نے عوام کی کمر توڑ دی ہے اور اب اگر اس ریکارڈ توڑ مہنگائی کو نہیں روکا گیا تو عوام بی جے پی لیڈروں کے گھروں کے باہر تیل کے خالی ڈبے پیٹنا شروع کر دیں گے۔

مسٹر اکھلیش یادو نے کہا کہ بی جے پی حکومت کو عوام کے حق میں کھانے پینے کی اشیاء کی لاگت منافع کا تناسب منطقی طور پر طے کرنا چاہیے، یعنی اسے عوامی مفاد میں فیصلہ کرنا چاہئے کہ کوئی بھی فوڈ پروڈیوسر ایک خاص فیصد سے زیادہ منافع نہیں کمائے گا، لیکن اس کے لیے پہلے بی جے پی حکومت کو یہ حلف اٹھانا ہوگا کہ وہ کم از کم کھانے کی کمپنیوں سے 'بی جے پی چندہ' نہیں جمع کرے گی کیونکہ جب بی جے پی کمپنیوں سے رقم اکٹھی کرتی ہے تو اس کی قیمت کا حصہ بنتی ہے۔ عوام سے . ہر ٹیکس اور عطیہ بالآخر عوام سے وصول کیا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ 'بی جے پی کے چندے' ٹیکس کے علاوہ عوام کے لیے بی جے پی کی طرف سے دوہرا دھچکا بنتے ہیں اور مہنگائی کی وجہ بھی۔ اب ماہرین اقتصادیات کو ایک نیا ریاضیاتی فارمولہ بنانا چاہیے تاکہ فروخت کی قیمت میں 'بی جے پی عطیہ جمع' کو شامل کیا جا سکے۔ اگر بی جے پی چندہ جمع کرنا بند کر دے تو ہر اچھی اور خدمات کی قیمتیں خود بخود نیچے آ جائیں گی۔ مسٹر اکھلیش یادو نے کہا کہ 'قیمت کنٹرول' بی جے پی کی کاروباری ذہنیت میں کبھی نہیں رہا ہے۔ مہنگائی پر قابو پانے کے لیے عوام کی بھلائی کا ارادہ اور ارادہ ضروری ہے، جو کہ بدعنوانی کے مقاصد کو پورا کرنے کے لیے برسر اقتدار آنے والی بی جے پی جیسی منافع خور حکومت کے پاس کبھی نہیں ہے۔ اس لیے ایسے اعلانات اسی وقت سود مند ثابت ہوں گے جب درآمدی ڈیوٹی کم ہو اور عوام کے لیے اشیا کی قیمتیں بھی کم ہو جائیں۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ کیا کچھ دنوں بعد خوردنی تیل کی قیمتوں میں کمی کی خبر آئے گی یا غریبوں کی پلیٹ سے تیل غائب ہو جائے گا۔ آج کے غریب کہتے ہیں کہ وہ بی جے پی نہیں چاہتے۔

جوائنٹ کمشنر یوگیندر مشرا نے سی ایم یوگی سے مانگی سیکورٹی

لکھنؤ (ایجنسی): محکمہ انکم ٹیکس کے دو سینئر افسران کے درمیان تنازع اب خطرناک موڑ پر پہنچ گیا ہے۔ آئی آر ایس افسران یوگیندر مشرا اور گورو گرگ کے درمیان جاری تنازعہ اب ذاتی حملوں اور خاندان کی حفاظت تک پہنچ گیا ہے۔ اس بڑھتی ہوئی کشیدگی کے درمیان یوگیندر مشرا نے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ اور پولیس انتظامیہ سے فوری سیکورٹی کا مطالبہ کیا ہے۔ یوگیندر مشرا نے الزام لگایا ہے کہ گورو گرگ نے ان کے ساتھ جسمانی طور پر حملہ کیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ اس حملے کے بعد صورتحال مزید خطرناک ہو گئی ہے۔ اب ان کے خاندان کو نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ میری نابالغ بیٹی کو نگرانی میں رکھا جا رہا ہے اور میرے خاندان کو دھمکیاں دی جا رہی ہیں۔ میری بیوی اور نابالغ بیٹی کو دھمکیاں دی جا رہی ہیں۔

یوگیندر مشرا کا دعویٰ ہے کہ 30 مئی کو صبح 9 سے 10 بجے کے درمیان دو پولیس اہلکار بغیر کسی اطلاع کے ان کی کانپور کی رہائش گاہ پہنچے۔ جس سے اہل خانہ میں خوف و ہراس پھیل گیا۔ یہ پورا واقعہ سی سی ٹی وی میں قید ہو گیا ہے۔ انہوں نے سنگین الزام لگاتے ہوئے کہا کہ ان کی بیٹی جو سمر کیمپ کی کلاسز کے لیے جا رہی تھی، اس کا پیچھا کیا گیا اور اس کی تصاویر اور ویڈیوز بنائی گئیں۔ خاندان کی حفاظت کو ذہن میں رکھتے ہوئے یوگیندر مشرا نے اپنی بیوی اور بیٹی کو اناؤ میں ان کے سسرال بھیج دیا ہے۔ لیکن وہاں بھی نامعلوم ملزمان کی سرگرمیاں دیکھی گئی ہیں۔ اس واقعہ کو دیکھتے ہوئے آئی آر ایس یوگیندر مشرا نے اب سیکورٹی کی اپیل کی ہے۔

اس سلسلے میں، ہفتہ کو ایکس پر ایک طویل پوسٹ میں، آئی آر ایس افسر یوگیندر مشرا نے الزام لگایا ہے کہ یہ سب ایک منظم پی آر مہم کا حصہ ہے، جو مبینہ طور پر گورو گرگ کی بیوی (آئی پی ایس افسر روینہ تیاگی) کے کہنے پر کیا جا رہا ہے۔ یوگیندر مشرا نے کہا کہ یہ اب صرف پیشہ ورانہ انتقام نہیں ہے۔ یہ ہماری نجی زندگی پر حملہ ہے۔ میری نابالغ بیٹی کی نگرانی کی جا رہی ہے، ہمارے خاندان کو دھمکیاں دی جا رہی ہیں۔ انہوں نے واضح کیا کہ ان کے پاس سی سی ٹی وی فوٹیج اور گواہوں کے بیانات ہیں جو ان کے دعووں کی تصدیق کر سکتے ہیں۔ انہوں نے پولیس، انتظامیہ اور عوام سے سچ کے ساتھ کھڑے ہونے کی اپیل کی۔

یوگیندر مشرا نے لکھنؤ پولیس سے فوری کارروائی کرنے کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ میں اپنے اور اپنے خاندان کے لیے پولیس تحفظ کا مطالبہ کرتا ہوں۔ ہمارے وقار اور سلامتی کے حق کو طاقت کے غلط استعمال کی قربان گاہ پر قربان نہیں کیا جانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ اعلیٰ حکام اور عوام سے اپیل ہے کہ وہ سچ کے ساتھ کھڑے ہوں۔ ابھی تک اس معاملے پر کانپور یا لکھنؤ پولیس کی طرف سے کوئی سرکاری ردعمل سامنے نہیں آیا ہے۔ محکمہ انکم ٹیکس نے بھی اس وقت خاموشی اختیار کر رکھی ہے۔ یہ تنازع دو سینئر افسران کے درمیان ہوا ہے اور اس سے انتظامی نظام کی ساکھ بھی متاثر ہو سکتی ہے۔ مزید برآں، ایک خاندان، خاص طور پر ایک نابالغ کی حفاظت سے متعلق یہ مسئلہ اب امن و امان کے لیے ایک چیلنج بنتا جا رہا ہے۔

آئی آر ایس یوگیندر مشرا کی بیوی کمشنر آفس پہنچ کر گورو گرگ کیخلاف شکایت درج کرائی

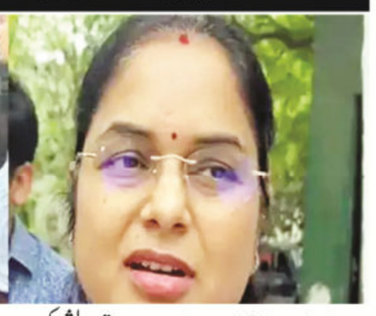

لکھنؤ (ایجنسی): اترپردیش کی راجدھانی لکھنؤ میں محکمہ انکم ٹیکس کے دو اہلکاروں کے درمیان لڑائی کو لے کر جھگڑا بڑھتا جا رہا ہے۔ گورو گرگ اور یوگیندر مشرا کے درمیان لڑائی کا معاملہ پولیس تک پہنچ گیا ہے۔ اب جوائنٹ کمشنر انکم ٹیکس یوگیندر مشرا کی بیوی پولیس کمشنر کے دفتر پہنچ گئی ہے۔ اس نے پولیس کمشنر کو شکایت دی ہے۔ یوگیندر مشرا کی بیوی، نیہا دویدی، جو محکمہ ٹرانسپورٹ کی ایک افسر ہیں، نے میٹروپولیٹن دفتر میں پولیس کمشنر سے ملاقات کی اور شکایت درج کی۔ آئی آر ایس گورو گرگ نے یوگیندر مشرا کے خلاف ایف آئی آر درج کرائی تھی۔ اب یوگیندر کی بیوی نے پولیس کمشنر کو شکایت دی ہے۔ اس سے پہلے یوگیندر نے بھی سی پی کو شکایت کی تھی۔ 29 مئی کو دونوں افسران کے درمیان جھگڑا ہوا۔ گورو گرگ کو وہیل چیئر پر جاتے ہوئے دیکھا گیا اور اس نے یوگیندر پر حملہ کا الزام لگایا۔ تاہم یوگیندر نے سی سی ٹی وی اور وہاں موجود لوگوں کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ گورو گرگ وہی تھا جس پر حملہ کیا گیا تھا۔ انہوں نے سوشل میڈیا پر اس پورے واقعے کا سلسلہ وار ذکر کیا۔ اس معاملے میں بڑھتی ہوئی کشیدگی کے درمیان یوگیندر مشرا نے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ اور پولیس انتظامیہ سے فوری سیکورٹی کا مطالبہ کیا ہے۔ یوگیندر مشرا نے الزام لگایا ہے کہ گورو گرگ نے ان کے ساتھ جسمانی طور پر حملہ کیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ اس حملے کے بعد صورتحال مزید خطرناک ہو گئی ہے۔ اب ان کے خاندان کو نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ میری نابالغ بیٹی کو نگرانی میں رکھا جا رہا ہے اور میرے خاندان کو دھمکیاں دی جا رہی ہیں۔ میری بیوی اور نابالغ بیٹی کو دھمکیاں دی جا رہی ہیں۔ یوگیندر مشرا کا دعویٰ ہے کہ 30 مئی کو صبح 9 سے 10 بجے کے درمیان دو پولیس اہلکار بغیر کسی اطلاع کے ان کی کانپور کی رہائش گاہ پہنچے۔ جس سے اہل خانہ میں خوف و ہراس پھیل گیا۔ یہ پورا واقعہ سی سی ٹی وی میں قید ہو گیا ہے۔ انہوں نے سنگین الزام لگاتے ہوئے کہا کہ ان کی بیٹی جو سمر کیمپ کی کلاسز کیلئے جا رہی تھی، اس کا پیچھا کیا گیا اور اس کی تصاویر اور ویڈیوز بنائی گئیں۔ خاندان کی حفاظت کو ذہن میں رکھتے ہوئے یوگیندر مشرا نے اپنی بیوی اور بیٹی کو اناؤ میں ان کے سسرال بھیج دیا ہے۔ لیکن وہاں بھی نامعلوم ملزمان کی سرگرمیاں دیکھی گئی ہیں۔ اس واقعہ کو دیکھتے ہوئے آئی آر ایس یوگیندر مشرا نے اب سیکورٹی کی اپیل کی ہے۔

کامل فاضل کو خواجہ معین چشتی یونیورسٹی سے تعلیمی الحاق کیلئے دائر عرضی کی سماعت کیلئے سپریم کورٹ تیار

ٹیچرس ایسوسی ایشن مدارس عربیہ اترپردیش کرے گی پیروی، حتمی سماعت جولائی میں

لکھنؤ (پریس ریلیز): سپریم کورٹ نے کامل فاضل کو خواجہ معین الدین چشتی یونیورسٹی لکھنؤ سے تعلیمی الحاق کیلئے دائر ٹیچرس ایسوسی ایشن مدارس عربیہ یوپی کی رٹ پٹیشن نمبر 503/2025 کو ایڈمٹ کرتے ہوئے حکومت ہند، یونیورسٹی گرانٹس کمیشن (یو جی سی)، محکمہ اعلیٰ تعلیم یوپی حکومت، وائس چانسلر خواجہ معین الدین چشتی یونیورسٹی لکھنؤ اور یوپی مدرسہ بورڈ کو نوٹس جاری کرنے کا حکم دیا ہے۔ نوٹس سرکاری وکیل کے توسط کے ساتھ ساتھ دستی بھی دی جا سکتی ہے تاکہ رٹ کا جواب جون تک عدالت میں داخل ہو جائے۔ عدالت جولائی میں اس کی حتمی سماعت کرے گی۔

رٹ پر بحث کرتے ہوئے سینئر ایڈوکیٹ نکھل گوئل، ایڈوکیٹ آن ریکارڈ روہت استھالیکر، ایڈوکیٹ محمد علی اوصاف نے عدالت کو بتایا کہ سپریم کورٹ نے اپنے آرڈر مورخہ 5 نومبر 2024 میں کامل فاضل کو اس بنیاد پر غیر دستوری قرار دیا تھا کہ یو جی سی نے 2014 میں مولانا مظہر الحق عربی فارسی یونیورسٹی پٹنہ اور عالیہ یونیورسٹی کلکتہ کی اسی نام والی ڈگریوں کو نوٹیفائڈ کر دیا تھا جس کی وجہ سے مدرسہ ایجوکیشن بورڈ یوپی کے پاس ان ڈگریوں کو جاری کرنے کا اختیار ختم ہو گیا تھا۔ سپریم کورٹ کے اس آرڈر سے مدرسہ تعلیم میں اعلیٰ سطح پر ایک خلا پیدا ہو گیا جس کے بھرنے کی ذمہ داری فریقین کی تھی لیکن اس کیلئے اب تک کسی نے کوئی قدم نہیں اٹھایا جس سے طلباء کیلئے عربی فارسی اور دینیات میں اعلیٰ تعلیم کے دروازے بند ہو گئے۔ اس سے 120 سالہ مدرسہ تعلیم سسٹم بھی بری طرح متاثر ہوا ہے۔

ایسوسی ایشن کے جنرل سکریٹری اور اس رٹ کے درخواست گزار دیوان صاحب زماں نے بتایا کہ رٹ میں کورٹ کو بتایا گیا ہے کہ سنسکرت یونیورسٹی بنارس کے قیام کے بعد مدرسہ عالیہ رامپور کو یونیورسٹی بنانے کیلئے 1956 میں ایجوکیشن ڈائریکٹر یوپی کی سربراہی میں ایک اعلیٰ سطحی کمیٹی بنائی گئی تھی جس نے آگرہ یونیورسٹی کے طرز پر نصاب تیار کر کے حکومت کو بھیجا لیکن اس پر عمل نہیں ہوا۔ ایسوسی ایشن کے مطالبے پر 1995 میں یوپی حکومت نے منشی مولوی کو ہائی اسکول اور عالم کو انٹرمیڈیٹ کی برابری دی۔ اسی ضمن میں حکومت نے اپنی یونیورسٹیوں کو ہدایت جاری کی کہ وہ مدرسہ بورڈ کے نصاب کا جائزہ لے کر کامل فاضل کو بی اے اور ایم اے کی برابری دیں لیکن تکنیکی خامی کی وجہ سے ایسا نہیں ہو سکا۔ 2001 میں اساتذہ پنچایت میں کیے گئے وعدے کے مطابق عربی یونیورسٹی کے قیام کیلئے پھر ایک اعلیٰ سطحی کمیٹی بنائی گئی جس کی رپورٹ پر بھی عمل نہیں ہو سکا۔ جب مانیور کانشی رام جی عربی فارسی یونیورسٹی کا قیام ہوا تو پاٹھ شالاؤں کی طرز پر مدرسوں کو اس سے جوڑنے کی تجویز یونیورسٹی نے 2011 میں حکومت کو بھیجی جس پر بھی کوئی عمل نہیں ہوا۔ 2021 میں رجسٹرار مدرسہ بورڈ نے بہار ماڈل کی طرح خواجہ معین الدین چشتی یونیورسٹی لکھنؤ سے کامل فاضل کے امتحان کرا کے ڈگری دینے کی تجویز حکومت کو بھیجی جس پر محکمہ اعلیٰ تعلیم اور محکمہ اقلیتی بہبود کے اعلیٰ افسران میں اتفاق ہوا۔ محکمہ اعلیٰ تعلیم نے یہ تجویز یونیورسٹی کو کارروائی کیلئے بھیجی جس پر یونیورسٹی نے شعبہ عربی، فارسی اور ڈین آرٹ فیکلٹی کی سہ رکنی کمیٹی بنائی۔ اس کمیٹی نے کامل فاضل کے نصاب کا جائزہ لے کر رپورٹ دی کہ ان امتحانات کا معیار اور تعلیمی مواد یونیورسٹی کے بی اے اور ایم اے کے برابر ہے۔ یونیورسٹی ان کا امتحان منعقد کرا کے ڈگری جاری کرے تو یہ طلبہ ملک کی مین اسٹریم میں داخل ہو سکتے ہیں۔ اس سے یونیورسٹی کو بھی مالی فائدہ ہوگا۔ یونیورسٹی نے 2022 میں یہ رپورٹ محکمہ اعلیٰ تعلیم کو عملدرآمد کیلئے بھیجی لیکن یہ تجویز بھی سرد مہری کا شکار ہو گئی۔ ایسوسی ایشن کے وکلاء نے ان دلائل کی روشنی میں عدالت سے استدعا کی کہ وہ مینڈمس کی رٹ جاری کر کے خواجہ معین الدین چشتی یونیورسٹی کی تجویز پر عمل کیلئے حکومت یوپی کو ہدایت جاری کرے۔ سپریم کورٹ ان دلیلوں سے متاثر نظر آئی۔

ایسوسی ایشن کے ذمہ داران مولانا بدر عالم مصباحی، مولانا ممتاز عالم مصباحی، حافظ عمران علی، حکیم عبدالحق، محمد اسرائیل قریشی، مولانا اطہر کاظمی، مولانا زبیر قاسمی، مولانا نورالحسن نوری، مولانا علی حسن ازہری، مولانا عبدالحمید فیضی، مولانا منصور عالم اور قاری نورالہدیٰ نے اس آرڈر کا خیر مقدم کرتے ہوئے اسے خوش آئند بتایا ہے۔

نوبیاہتا پریا دکشت کی خودکشی سے ہلچل

لکھنؤ (ایجنسی): اترپردیش کی راجدھانی لکھنؤ میں ایک نوبیاہتا خاتون کی خودکشی کے معاملے نے ہلچل مچا دی ہے۔ ٹھاکر گنج علاقے میں نوبیاہتا پریا دکشت کی خودکشی کے معاملے نے پورے شہر کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ پریا، ایک گریجویٹ جس نے چار بار TET پاس کیا ہے، کو حال ہی میں چائلڈ ڈیولپمنٹ ڈیپارٹمنٹ میں منتخب کیا گیا تھا۔ اس نے اتوار کو خودکشی کر لی۔ مرنے سے پہلے اس نے دو صفحات پر مشتمل ایک خودکشی نوٹ چھوڑا جس میں اس نے اپنے شوہر شبھم اور سسرال والوں پر ہراسانی اور قتل کی کوشش جیسے سنگین الزامات لگائے۔ اس کے علاوہ، اس نے نظام پر سوالات اٹھائے ہیں۔ سوسائڈ نوٹ میں پریا نے لکھا کہ شادی کے بعد سے ان کی زندگی انتہائی تکلیف دہ ہو گئی تھی۔ یکم فروری کو اس کے شوہر اور سسرال والوں نے اسے تکیے سے گلا گھونٹ کر قتل کرنے کی کوشش کی۔ اس وقت اس نے ڈائل 112 پر کال بھی کی لیکن کوئی مدد نہیں پہنچی۔ پریا نے لکھا ہے کہ اس نے ڈی ایم، پولیس کمشنر اور خواتین کمیشن سے بھی شکایت کی ہے۔ مجھے ہر طرف سے جواب ملا کہ اگر شوہر مجھے نہیں رکھنا چاہتا تو رشتہ ختم کر دو۔ اہل خانہ کے مطابق پریا کو ذہنی اور جسمانی تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔ اس کے شوہر شبھم نے نہ صرف اسے مارا پیٹا بلکہ زبردستی ہنستے ہوئے اس کی تصاویر بھی کھینچیں۔ اس کے سسرال والوں نے بھی کبھی اس کی مدد نہیں کی اور اکثر اسے اکیلا چھوڑ دیا۔ اس معاملے میں پولیس کے کردار پر بھی سوالات اٹھ رہے ہیں۔

'بزمِ ایوانِ غزل' کا عظیم الشان طرحی مشاعرہ کا انعقاد

سعادت گنج، بارہ بنکی (پریس ریلیز)
سعادت گنج کی سرگرم و فعال ادبی تنظیم "بزم ایوانِ غزل'' کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان طرحی مشاعرہ استاد شاعر عاصی چوکھنڈوی کی صدارت میں آئیڈیل انٹر کالج محمد پور باہوں کے وسیع ہال میں منعقد ہوا جس میں بطور مہمانِ خصوصی لکھنؤ سے آئے ہوئے مشاعروں کی دنیا کے نامور اور ہر دلعزیز شاعر سلیم تابش نے شرکت کی، جبکہ مہمانانِ اعزازی کی حیثیت سے اثر سید نپوری اور مہمانِ ذی وقار کے طور پر دانش رامپوری شریک ہوئے، اس عظیم الشان طرحی نشست کی نظامت کے فرائض اسلم سید نپوری نے اپنے مخصوص و مختلف انداز میں بحسن و خوبی انجام فرمائے مشاعرے کا آغاز اسد بارہ بنکوی صفدر گنجوی کی نعت پاک سے ہوا اس کے بعد دئے گئے مصرع طرح "دردِ تنہائی میں ہوتا ہے اثر شام کے بعد" پر باقاعدہ طور پر طرحی مشاعرہ شروع ہوا، پروگرام بہت ہی زیادہ کامیاب رہا، پسندیدہ اشعار کا انتخاب نذرِ قارئین ہے ملاحظہ فرمائیں۔

پھول پتھر پہ کھلیں آگ سے پانی نکلے
وہ اگر چاہے تو ہو جائے سحر شام کے بعد
عاصی چوکھنڈوی

میکدہ، رند ہیساقی ہے چھلکتے ساغر
میکشوں کی یہاں ہوتی ہے سحر شام کے بعد
سلیم تابش لکھنوی

سارا دن دوڑتا رہتا ہوں برائے روزی
میری تخئیل کا ہوتا ہے سفر شام کے بعد
ذکی طارق بارہ بنکوی

وہ بلا سکتا ہے مجھ کو بھی سحر ہونے تک
اس لئے باندھ لیا رختِ سفر شام کے بعد
اثر سید نپوری

ایک درویش نے سائل سے کہا سمجھا کر
تم بھی کھایا نہ کرو لقمہء تر شام کے بعد
دانش رامپوری

بیقراری کے سبب کو جو سمجھنا ہے تجھے
تو زمینِ دلِ مضطر پہ اتر شام کے بعد
راشد ظہور

جب تلک دن ہے جدھر چاہے ادھر اڑ لے تو
نوچ ڈالیں گے ترے اپنے ہی پر شام کے بعد
ظہیر رامپوری

جن کو پرواز پہ ناز اپنی بہت ہے ''اسلم''
ان پرندوں کے بھی تھک جاتے ہیں پر شام کے بعد
اسلم سید نپوری

زیست میں آئے گا اک ایسا مقام اے "بزمی"
ختم ہو جائے گا خوابوں کا سفر شام کے بعد
مشتاق بزمی

تاکہ دنیا سے مجھے کوئی بھی رغبت نہ رہے
کردیا چاک تمنا کا جگر شام کے بعد
شفیق رامپوری

کچھ سمجھ میں ہی نہیں آتا ہے میرے "جامی"
ڈھونڈتی رہتی ہے کس کو یہ نظر شام کے بعد
آفتاب جامی

پیار کی بات بھی کرنا یہاں مشکل ہے "رفیق"
لوگ پھیلاتے ہیں نفرت کی خبر شام کے بعد
راشد رفیق

چشمِ عالم نے ہے دیکھا کہ ہوس کے چلتے
حیواں بن جاتے ہیں کچھ چند بشر شام کے بعد
ارشد بارہ بنکوی

جب بھی خوابوں میں نظر آیا ثمر شام کے بعد
جل اٹھی جسم کی ہر شاخِ شجر شام کے بعد
انجم رامپوری

چاند کا نور بھی شرما اٹھے اس کے آگے
رخ سے چلمن کو اٹھا دے وہ اگر شام کے بعد
سحر ایوبی

مے کی جانب کبھی رخ بھی نہیں کرتا "عاصم"
جام ہونٹوں کا ترے ملتا اگر شام کے بعد
عاصم اقدس

لپٹے رہتے ہیں جو پیروں میں تحفظ کے لئے
کاٹ دیتے ہیں وہی لوگ شجر شام کے بعد
ماہر بارہ بنکوی

اے "نعیم" اس پہ نچھاور یہ دل و جاں کر دوں
میرا محبوب اگر آئے ادھر شام کے بعد
نعیم سکندر پوری

اس سے بچھڑے ہوئے یوں مجھ کو زمانہ گزرا
عکس اس کا ابھی آتا ہے نظر شام کے بعد
قمر سکندر پوری

جھانکنے آتا ہے جب چاند سے رخ والا وہ
جگمگا اٹھتے ہیں سب روزنِ در شام کے بعد
ابوذر انصاری

ان شعراء کے علاوہ قیوم بہٹوی، مصباح رحمانی اور طالب نور نے بھی اپنا اپنا طرحی کلام سنایا اور شعراء و سامعین سے خوب داد و تحسین حاصل کی سامعین میں ماسٹر محمد وسیم، ماسٹر محمد قسیم، ماسٹر محمد حلیم اور ماسٹر محمد راشد کے نام بھی قابلِ ذکر ہیں۔ "بزمِ ایوانِ غزل" کا آئندہ ماہانہ طرحی مشاعرہ مندرجہ ذیل مصرع طرح "شمعِ امید جل رہی ہے ابھی" قافیہ:- جل ردیف:- رہی ہے۔

ہوٹل آپریٹر پر گولی چلانے والا پراپرٹی ڈیلر انکاؤنٹر میں گرفتار

لکھنؤ (ایجنسی): سروودیا نگر علاقے میں ایک ہوٹل آپریٹر/ پراپرٹی ڈیلر کو تین گولیاں مارنے کے الزام میں پولیس نے انکاؤنٹر میں ایک اور پراپرٹی ڈیلر کو گرفتار کیا ہے۔ ملزم کی ٹانگ میں گولی لگی ہے۔ اسے علاج کے لیے اسپتال لے جایا گیا۔ اس پر 10 ہزار روپے کا انعام تھا۔ پولیس نے اس کے پاس سے جرم میں استعمال ہونے والی XUV، پستول، کارتوس اور گولے برآمد کر لیے ہیں۔ بارہ بنکی کے کرسی کی رہنے والی مرسلین (35) اس علاقے میں ایک ہوٹل چلاتی ہے اور جائیداد کا کاروبار بھی کرتی ہے۔ اس کے چچا افسر علی کا سروودیا نگر کے علاقے میں ایک کمپلیکس زیر تعمیر ہے۔ انکل نے کمپلیکس کے سامنے اور ملحقہ بالاجی نام کا ایک ہوٹل دیا ہے جسے سپاہی لال نامی شخص چلانے کے لیے دے گا۔ مرسلین 25 مئی کو ہوٹل میں موجود تھیں۔ ان کے چچازاد بہنوئی ارشل جو کہ وکاس نگر کے رہنے والے ہیں اور اندرا نگر کے فریدی نگر کے رہنے والے فیض علی رضوی کچھ لوگوں کے ساتھ ایک XUV میں وہاں پہنچے تھے۔ مرسلین اور اس کے کزن بہنوئی کے درمیان کھانا کھانے کو لے کر جھگڑا ہوا۔ اس کے بعد شام کو منشی پولیہ کے قریب دونوں فریقوں میں جھگڑا ہوا۔ ملزم ارشول اور اس کے ساتھیوں کو ہاتھوں میں ہتھیار لیے دیکھ کر مرسلین اپنی گاڑی میں بیٹھ کر اپنے چچا کے کمپلیکس کے باہر پہنچ گئے۔ وہاں ارسل، فیض اور ان کے دیگر ساتھی تین چار ایکس یووی میں پہنچے اور مرسلین کو تین گولیاں ماریں۔ اس کے علاوہ تین دیگر گولیاں بھی چلائی گئیں۔ بھائی اسلم نے اس معاملے میں وکاس نگر کے رہنے والے ارشل، اس کے بھائی فیصل، اندرا نگر کے فریدی نگر کے رہنے والے فیض علی رضوی، وکاس نگر کے رہنے والے سمریدھی سنگھ، اجے اور شاداب سمیت 5-6 دیگر لوگوں کے خلاف غازی پور پولیس اسٹیشن میں رپورٹ درج کرائی تھی۔ پولیس نے مرکزی ملزم ارشل ساکن وکاس نگر اور فیض علی رضوی ساکن فریدی نگر کو 26 مئی کو گرفتار کیا ہے۔ ملزمان سے ایک اسکارپیو، ایک غیر قانونی 32. بور پستول اور 32. بور کا کارتوس برآمد ہوا۔ پولیس نے اس معاملے میں 29 مئی کو دین دیال نگر، تکروہی کے رہنے والے انیکیت کوشل عرف امان کوشل کو بھی گرفتار کیا ہے۔ ڈی سی پی ایسٹ ششانک سنگھ نے بتایا کہ پولیس ٹیم جمعہ کو امرپالی چوک کے قریب چیکنگ کر رہی تھی، جب بی بلاک چوک کی سمت سے بغیر نمبر پلیٹ کے سفید XUV-500 کو آتے دیکھا۔